عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان

ختم نبوۃ

جلد ۴ - شمارہ ۳۶

انٹرنیشنل

ملت اسلامیہ کا بین الاقوامی جریدہ

ایک سابق قادیانی کا قادیانیوں کیلئے تحفہ

قادیانی مبلغین کو سنگسار کر دیا گیا

پڑھیے "مرزا غلام احمد اور افغان حکومت"

کیوں ؟ اور کیسے

ایک شخص جو پندرہ روپے ماہوار پر ملازم ہوا

اور پھر کروڑوں میں کھیلنے لگا۔

مجاہد ملت

حضرت مولانا

لام غوث

ہزاروی

ں نے ساری زندگی فقر و فاقہ میں گزاری

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فرمانِ الٰہی

ترجمہ:

اور وہ لوگ ایسے ہیں جو یقین رکھتے ہیں اس کتاب پر بھی جو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف اتاری گئی ہے اور ان کتابوں پر بھی جو آپ سے پہلے اتاری جا چکی ہیں اور آخرت پر بھی وہ لوگ یقین رکھتے ہیں۔

سورۃ البقرہ : ۴

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کو سرسبز و شاداب رکھے جو میری بات سنے پھر اسے یاد کرلے اور محفوظ رکھے اور دوسروں تک اسے پہنچائے پس بہت سے لوگ فقہ (علم دین) کے حامل ہوتے ہیں۔ مگر خود فقیہ نہیں ہوتے۔ اور بہت سے علم دین کے حامل اس کو ایسے بندوں تک پہنچا دیتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوں (ترمذی، ابی داؤد)

ایک بندۂ خدا

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
کراچی

جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۳۶
۱۰ جمادی الاخریٰ ۱۴۰۶ھ
مطابق
۲۱ تا ۲۷ فروری ۱۹۸۶ء

مجلس مشاورت

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن	پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف	برما
حضرت مولانا محمد یونس	بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان	متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں	جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا	برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم	کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار	فرانس

زیر سرپرستی
حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم
سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمان — مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا بدیع الزمان — ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر
مولانا منظور احمد الحسینی

مدیر مسئول
عبد الرحمٰن یعقوب باوا

شعبۂ کتابت
محمد عبد الستار واحدی، امجد محمود

بدل اشتراک
سالانہ /۱۰۰ روپے — ششماہی /۵۵ روپے
سہ ماہی /۳۰ روپے — فی پرچہ /۲ روپے

رابطۂ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۱۱۹۷۸

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبد الرؤف جتوئی	پشاور	نور الحق نور
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب	مانسہرہ/ہزارہ	سید منظور احمد آسی
لاہور	ملک کریم بخش	ڈیرہ اسمٰعیل خان	ایم شعیب گنگوہی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد	کوئٹہ	نذیر تونسوی
سرگودھا	ایم اکرم طوفانی	حیدرآباد سندھ	نذیر بلوچ
ملتان	عطاء الرحمان	تھرپارکر	ایم عبد الواحد
بہاولپور	ذبیح فاروقی	سکھر	ایچ غلام محمد
ڈیرہ/کروڑ	حافظ خلیل احمد	ٹنڈو آدم	حماد اللہ عرف لالہ

بیرون ملک نمائندے

کینیڈا	آفتاب احمد	ناروے	غلام رسول
ٹرینیڈاڈ	اسمٰعیل ناخدا	افریقہ	محمد زبیر افریقی
برطانیہ	محمد اقبال	ماریشس	ایم اخلاص احمد
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن	ری یونین فرانس	عبد الرشید بزرگ
ڈنمارک	محمد ادریس	بنگلہ دیش	محی الدین خان

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب، کویت، امان، شارجہ، دوبئی	۲۱۰ روپے
اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا	۳۴۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۹۵ روپے

عبد الرحمان یعقوب باوا نے کلیم الحسن نقوی انجمن پریس سے چھپوا کر ۲۰/ رسالہ سارہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی سے شائع کیا۔

اخبار ختم نبوت

مرکزی رہنماؤں کا دورۂ سندھ

ملتان (رپورٹ: اللہ وسایا) ۱۲ جنوری ۱۹۸۶ء کو مرکزی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے ہمراہ سندھ کے تبلیغی و تنظیمی دورہ پر روانگی ہوئی۔ عوام ایکسپریس کے ذریعہ حیدرآباد پہنچے۔ اللہ رب العزت کے فضل و کرم سے جس طرح بہاولپور، بورے والا، گوجرانوالہ، اسلام آباد، ربوہ، کنری، سکھر، ملتان، کوئٹہ، راولپنڈی، سرگودہا، چابہ، چنیوٹ، نورپور میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے ملکیتی دفاتر، مساجد، مدارس کے لئے قدرت نے قطعات اراضی کا اہتمام کر دیا ہے اسی طرح حیدرآباد میں لطیف آباد اسٹیشن ریلوے روڈ نزد کراچی سڑک پر دفتر کے لئے وسیع پلاٹ مخلص احباب کے تعاون و کرم سے مجلس تحفظ ختم نبوت نے زر کثیر سے خرید لیا۔ مجلس کے فاضل اجل خطیب و مبلغ مولانا نذیر احمد خان کی کوشش و مساعی سے اب دفتر کی دو منزلہ عمارت تیار ہو گئی ہے جس میں فون، بجلی، سوئی گیس کی سہولت بھی حاصل ہے۔ دفتر، مہمان خانہ، میٹنگ روم، گیلری، باتھ روم وغیرہ نیچے کی منزل میں اسی طرح دوسری منزل میں رہائش کے دو وسیع کمرے، کچن، سٹور، باتھ روم وغیرہ مکمل ہو گئے ہیں باہر صحن کی چار دیواری، بھرتی، فرش، پلستر کا کام باقی ہے۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے دفتر کا تفصیلی معائنہ کیا باقیماندہ کام کے لئے تخمینہ کی تفصیل پیش کی گئی۔ باہمی مشورہ سے مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے بھرتی، فرش، پلستر، چار دیواری، سیڑھی وغیرہ مکمل کرنے کی منظوری دی۔ قاری منظور الحق اور دوسرے جماعتی احباب سے ملاقات کی۔ شام ۹ بجے ٹنڈو آدم کے لئے پنجاب ایکسپریس کے ذریعہ روانگی ہوئی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سندھ کے روح رواں حضرت مولانا احمد میاں حمادی، مولانا جمال اللہ الحسینی مبلغ سندھ اور دوسرے جماعتی رفقاء کے ساتھ رات گئے تک مشاورت جاری رہی۔

۱۳ جنوری کو صبح نواب شاہ کے لئے روانہ ہو گئے

پچھلے چند ماہ کے دوران سندھ میں ۸ مرزائی قتل ہوئے جس میں ناجائز طور پر مولانا محمد حنیف، حافظ میر محمد، حافظ امداد اللہ کو پولیس وانتظامیہ نے مرزائی سازش کا شکار ہو کر ملوث کر دیا ہے۔ مقدم الذکر دو حضرات کی اس روز پیشی تھی ان سے ملاقات، پیشی پر حاضری، مولانا دوست محمد صاحب اور سندھ کے دیگر جماعتی احباب، مدارس عربیہ کے علمائے کرام سے ملاقات و مشاورت سے فارغ ہو کر خانپور کے لئے شام سندھ ایکسپریس کے ذریعہ واپسی ہوئی۔

اس سفر میں مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے چودھری ریاست علی پکالاڑہ ضلع رحیم یار خان کی روایت سے بتایا کہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری مرحوم نے جب مثانہ کا آپریشن کرایا تو ڈاکٹر صاحبان کی ہدایت پر آرام کے لئے اپنے گھر فیروزہ تشریف لائے۔ پکالاڑہ کے چودھری ریاست، مولانا عبدالغفور صاحب مولانا کی عیادت کے لئے گئے تو جلسہ کی دعوت دی جو آپ نے قبول کر لی اسی وقت ایک مدرسہ کے مولوی صاحب تشریف فرما تھے انہوں نے بھی مدرسہ کے جلسہ کی دعوت دی جو آپ نے قبول نہ کی انہوں نے ایک دعوت قبول کرنے اور دوسری کے مسترد کرنے کی وجہ پوچھی تو مولانا محمد علی جالندھری نے فرمایا کہ یہ جلسہ میری جماعت کا ہے، ڈاکٹروں نے مجھے سواری پر سفر کرنے سے منع کیا ہے پیدل چلنے کی اجازت ہے تو سات میل پیدل چل کر ختم نبوت کے جلسہ میں شریک ہوں گا۔ آپ کے ہاں اتنا سفر محض جلسہ کی خاطر مناسب نہیں چنانچہ مولانا مرحوم سات میل پیدل چل کر فیروزہ سے پکالاڑہ تشریف لائے۔ چودھری صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کے سامنے دسترخوان پر دو ڈونگے سالن کے رکھے۔ جو آپ کے قریب تھا وہ اٹھایا اور کھانا کھا کر فارغ ہو گئے۔ ہم نے واپس آکر دیکھا تو درخواست کی کہ حضرت آپ نے دال والا سالن کھایا مرغے کے سالن کو ہاتھ نہیں لگایا۔ فرمایا ایک سالن سے کھانا کھانے کی عادت ہے جو سالن قریب تھا وہ لے لیا اتفاق سے وہ دال تھی۔ دوسرے جو اس سے دور تھا دیکھا ہی نہیں کہ کیا ہے۔ تقریر کر کے پھر پیدل سات میل کا سفر کر کے فیروزہ تشریف لے گئے۔

اسی طرح مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے بتایا کہ جب آغا شورش کاشمیری سابق گورنر پنجاب موسیٰ خان کے زمانہ میں جیل کراچی میں بھوک ہڑتال پر تھے کہ ان کے لئے مولانا مرحوم نے مولانا احتشام الحق تھانوی سے کہا۔ مولانا تھانوی نے کہا کہ مولانا جو شورش نے آپ کے متعلق لکھا ہے پڑھا ہے فرمایا جو وہ اور لکھے گا اس کا بھی مجھے احساس ہے مگر وہ ختم نبوت کے محاذ کا جرنیل ہے اس کی امداد میرا فرض ہے

مولانا مفتی مقبول احمد گلاسگوی کی کراچی آمد

پچھلے دنوں حضرت مولانا مفتی مقبول احمد خطیب سینٹر جامع مسجد گلاسگو نے برطانیہ جاتے ہوئے دو دن کراچی میں قیام فرمایا۔ آپ کا زیادہ تر قیام جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن اور دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں رہا۔ انہوں نے دفتر ختم نبوت اور رسالہ "ختم نبوت" کے تمام شعبوں کا معائنہ کرنے کے بعد مجلس اور رسالہ کی عالمی کارکردگی پر دلی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے منتظمین کو مبارکباد دی۔

قادیانی ملک اور قوم کے دشمن ہیں

کنری (پ ر) مولانا جمال اللہ حسینی مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے بخاری مسجد کنری میں خطاب کرتے ہوئے کہا ڈاکٹر عبدالسلام انٹرنیشنل قادیانی اور یہودیوں کا ایجنٹ ہے۔ پوری اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کو اس کے ہاتھ میں دینا یہ اسلامی ممالک کا خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی چلانے کے مترادف ہے۔ انہوں نے قادیانیوں کو خبردار کرتے ہوئے کہا کہ اگر انہوں نے قانون کی خلاف ورزی کی تو وہ اس کے نتائج کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ ان کی کسی چال کو کامیاب ہونے نہیں دیا جائے گا۔

ربوہ کے جیب کترے

قارئین! ہفت روزہ ختم نبوت کے شمارہ ۲۹ میں آپ نے پڑھا ہوگا کہ پاکستان میں تخریب کاری کی وارداتوں میں قادیانیوں کا ہاتھ ہے اور یہ بات مجلس تحفظ ختم نبوت کے کسی عہدیدار یا کارکن نے نہیں کہی تھی بلکہ نائجیریا کے مشہور سکالر پروفیسر ڈاکٹر ابراہیم طوہ جیوا نے ایک خصوصی انٹرویو میں اس کا انکشاف کیا تھا۔ اس انٹرویو میں انہوں نے اور بھی بہت سے انکشافات کیے تھے جو کہ شواہد کی بنا پر بالکل صحیح تھے۔ اب قارئین کی معلومات میں اضافہ کے لئے چند اور انکشاف کئے جاتے ہیں۔ روزنامہ جنگ لاہور ۵ جنوری ۱۹۸۶ء صفحہ کالم ۵ کی یہ سرخی پڑھیئے۔

"فالتو اشیاء" ربوہ (نامہ نگار) ربوہ شہر میں بعض لیٹر بکسوں سے وقتاً فوقتاً شناختی کارڈ، راشن کارڈ، ریلوے ٹکٹ اور ڈرائیونگ لائسنس برآمد ہوتے ہیں جنہیں محکمہ ڈاک کی طرف سے درج شدہ پتوں پر بھجوا دیا جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جیب کتروں کا کوئی گروہ لوگوں کی جیبیں کاٹ کر فالتو اشیاء کو لیٹر بکسوں میں ڈال دیتا ہے۔ خبر پڑھنے کے بعد اندازہ لگائیے کہ پہلے تو صرف ختم نبوت کی گرہیں کاٹتے تھے۔ اب یہ نیا دھندا شروع کر دیا ہے اور یہ دھندا ہے بھی منافع بخش۔ یہ قادیانی ٹولہ ہر وہ حرکت کرنے پر تیار ہے جس سے ملک کی بدنامی ہو۔ اکھنڈ بھارت کا خواب دیکھنے والا یہ گروہ ملک کا کبھی خیرخواہ نہیں ہو سکتا۔ بہرحال یہ مہذب جیب کترے صرف نقدی رکھ لیتے ہیں اور ڈرائیونگ لائسنس وغیرہ واپس کر دیتے ہیں۔ ورنہ غریب لوگوں کو لائسنس دوبارہ بنوانا پڑتا جو کہ بہت مشکل کام ہے۔ اکابرین مجلس تحفظ ختم نبوت شروع سے کہہ رہے ہیں کہ قادیانیوں کا ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں ہے اور اسی کے اشارے پر یہ ملک میں گڑبڑ کرتے ہیں اگر ملک کی اہم تنصیبات کو جب بھی خدانخواستہ کوئی نقصان ہوا وہ ان کی وجہ سے ہوگا لیکن قادیانی اس کی تردید کرتے ہیں ابھی پچھلے دنوں اسرائیلی اخبار "یروشلم پوسٹ" میں ایک تصویر شائع ہوئی ہے جس میں اسرائیل میں سکونت پذیر ہونے والے قادیانی سربراہ شیخ شریف نے سربراہ شیخ حمید کا اسرائیلی صدر سے تعارف کرا رہے ہیں شیخ شریف قادیانیوں کو اسرائیل میں مکمل آزادی دینے پر اسرائیل کی تعریف کر رہے ہیں۔

اسرائیل کو آج تک پاکستان نے تسلیم نہیں کیا۔ اسرائیل فلسطینی مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیل رہا ہے اور اس نسلی صیہونی دہشت پسند حکومت سے رابطہ رکھنا ملت اسلامیہ سے غداری ہے۔ ابھی تک محب وطن پاکستانیوں کو سابق اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر شمیر کے وہ الفاظ یاد ہوں گے کہ جب تک پاکستان قائم ہے، اسرائیل کو خطرہ رہے گا۔

ہم اپنے حکمرانوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان غداروں کو فوراً کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے اور ان کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی حکومت کو مضبوط بنانے کی فکر میں لگے رہیں اور یہ غدار کوئی نئی مصیبت نہ کھڑی کر دیں۔

آخر میں قارئین ختم نبوت کی معلومات میں اضافہ کے لئے ایک نئی خبر، قاہرہ پولیس نے ایک شخص اور اس کے چالیس ساتھیوں کو گرفتار کر لیا ہے اس شخص پر الزام ہے کہ وہ اپنے آپ کو مسیح کہلواتا ہے اور مریدوں کو تلقین کرتا تھا کہ اب انہیں نماز روزے کی ضرورت نہیں۔ واضح رہے کہ مصر میں کسی ایسے شخص کو رہنے کی اجازت نہیں ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کا پیروکار ہو یا اس کی طرح بے سروپا باتیں کرے۔ کاش ہمارے ملک میں بھی کوئی ایسا قانون ہو اور اس پر عملدرآمد ہو۔ خدا کرے اگر ایسا قانون بن جاتا ہے تو آئے دن یہ جو نئے فتنے پیدا ہو رہے ہیں جیسے ذکری فرقہ وغیرہ یہ سلسلہ کم از کم بند ہو جائے گا اور ملک میں استحکام پیدا ہوگا۔

میانوالی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قیام،

مجلس تحفظ ختم نبوت میانوالی کے نومنتخب صدر مولانا محمد یونس و سیکرٹری جنرل کلیم اللہ ملک نے کہا ہے کہ ختم المرسلین کی حفاظت ہر مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے اور وہ تحفظ ختم نبوت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت کا اجلاس حاجی عطا محمد سابق کونسلر کی رہائش گاہ پر منعقد ہوا جس کی صدارت صاحبزادہ خلیل احمد فرزند ارجمند مولانا خان محمد خانقاہ سراجیہ نے کی جبکہ آرگنائزنگ سیکرٹری ملک محمد یوسف نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے مجلس تحفظ ختم نبوت کے قیام پر زور دیا جس پر ہاؤس نے متفقہ طور پر مولانا محمد یونس خطیب جامع مسجد قصابان کو صدر، حاجی عطا محمد سابق کونسلر کو سینئر نائب صدر، مولانا احسن گل مدرسہ دارالرحمٰن کو نائب صدر، کلیم اللہ ملک کو سیکرٹری جنرل، محمد عبدالحق کو جائنٹ سیکرٹری، ظفر اقبال خان کو ڈپٹی سیکرٹری، ملک محمد یوسف کو سیکرٹری اطلاعات اور شیخ محمد شاہ کو سیکرٹری مالیات منتخب کیا۔

اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعے صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، گورنر پنجاب اور وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کے متعلق قومی اسمبلی کی قرارداد، صدر پاکستان کے آرڈیننس اور دیگر جاری شدہ سرکاری احکامات کی مکمل تعمیل کرائی جائے اور قادیانیوں کو مسلمانوں جیسی عبادت گاہوں کی تعمیر سے روکا جائے۔ قرارداد میں مولانا محمد اسلم قریشی کی بازیابی کے لئے مطالبہ کیا گیا اور کہا گیا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کی نایابی سے یہ تاثر ابھر رہا ہے کہ قادیانیوں کی ان وارداتوں کے سامنے قانون بے بس ہے اور قادیانی مضبوط، اور یہ صورتحال مسلمانوں اور پاکستان دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

مارشل لاء کے خاتمہ کے بعد قادیانیوں نے دوبارہ اپنی عبادت گاہوں میں لاؤڈ سپیکر کا استعمال شروع کر دیا ہے اور وہ کھلے عام اذانیں بھی دے رہے ہیں۔ جمعہ کے اجتماعات منعقد کر کے مسلمانوں کو بلیک میل کرنے کی

اخبار ختم نبوت

کوششیں جاری ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت مطالبہ کرتی ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے استعمال پر پابندی کی تعمیل کرائی جائے اور اذانیں فوراً بند کرائی جائیں۔ سالار کارکنان مجلس تحفظ ختم نبوت میانوالی نے اپنے مرکزی راہنما ڈاکٹر مولانا خان محمد خانقاہ سراجیہ مولانا عزیز الرحمان کی قیادت پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا اور انہیں معاونت کا یقین دلایا۔

ہمارے صبر کے پیمانے لبریز ہو چکے ہیں

کنری۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے صدر جناب عبد الغفار مغل نے کہا کہ دہشت گردوں اور غنڈہ عناصر کی جانب سے کلمہ طیبہ کی بے حرمتی اور اشتعال انگیز لٹریچر کی کھلے عام تقسیم ہو رہی ہے۔ ہم قادیانیوں کو خبردار کرتے ہیں کہ وہ باز آجائیں اور ملک میں بدامنی نہ پھیلائیں بصورت دیگر تمام تر ذمہ داری ان پر ہوگی۔ انہوں نے وزیراعلیٰ غوث علی شاہ، گورنر سندھ اور ڈپٹی کمشنر تھرپارکر سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے۔

ڈپٹی کمشنر ڈیرہ غازی خان کی خدمت میں

مرزائی ادارے کی طرف سے بلاک K ڈیرہ غازی خان میں مسٹر حمید علی قادیانی نے ایک بیوٹیشن سنٹر کھولا ہے جس میں اس نے نوکری اور شادی وغیرہ کا لالچ دے کر مسلمانوں کو قادیانی بنانے کی اسکیم شروع کر رکھی ہے۔ اس پر عمل شروع ہو چکا ہے اور کوششیں جاری ہیں۔ اس لیے آپ سے التماس ہے کہ اس کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے۔

محمد فاروق صدر بازار
ڈیرہ غازی خان

مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب اور مولانا نذیر احمد خان بلوچ کا ضلع بدین کا تبلیغی دورہ

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان کی ہدایت پر پچھلے دنوں مولانا قاضی اللہ یار خان جھڈو کنری کے علاقہ کا دورہ کیا۔ بعد میں قاضی صاحب مع مولانا نذیر احمد صاحب بلوچ ماتلی تشریف لے گئے مولانا محمد حسین صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت ماتلی کے مشورہ سے رات کا خطاب ٹنڈو غلام علی میں ہوا دوسرے دن ختم نبوت کا وفد ٹنڈو باگو پہنچا عشاء کی نماز کے بعد ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر مفصل خطاب ہوا۔ پھر یہ وفد مولانا محمد عیسیٰ صاحب جنرل سیکرٹری مجلس ختم نبوت ضلع بدین کی معیت میں کھوسکی پہنچا کھوسکی کے احباب نے ختم نبوت کے علماء سے ملاقات کر کے علاقہ میں قادیانیت کی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔ رات کو جامع مسجد میں ختم نبوت اور کذاب مرزا کے موضوع پر خطاب ہوا دوسرے دن ڈاکٹر محمد اسلم سے ملاقات کی گئی انہوں نے یقین دلایا کہ جلد ہی اس شہر میں دفتر ختم نبوت کا قیام عمل میں لایا جائے گا۔ اس دورہ میں وفد ختم نبوت گولارچی بدین شہر ڈگری میں بھی گیا۔ عنقریب وفد ختم نبوت اس علاقے کا دوبارہ دورہ کرے گا۔

قادیانی ہیڈ مسٹریس اور قادیانی مُردہ

(نمائندہ ختم نبوت)

صادق آباد:۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مفتی غلام حیدر صاحب مولانا اشتاق احمد صاحب، گل محمد مظفر، مولانا ابوبکر قاسمی، جمعیت علمائے اسلام کے ضلعی امیر حضرت مولانا غلام ربانی صاحب، قاری حماد اللہ شفیق، حافظ احمد بخش صاحب ضلعی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان، مولانا منظم اہلسنت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالرشید نعمانی، حافظ منور حسین ضیاء قادری نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں ضلع رحیم یار خان کے مشہور قصبہ ترنڈہ محمد پناہ کے غیور مسلمانوں کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ ترنڈہ محمد پناہ سے باغیرت خواتین نے ایک مشترکہ جدوجہد سے قادیانی ہیڈ مسٹریس کو مقامی گرلز سکول میں تعینات نہیں ہونے دیا۔ مذکورہ قادیانی ہیڈ مسٹریس مسز بشریٰ کلثوم قادیانی خواتین کی تنظیم لجنہ اماء اللہ کی صدر ہے۔ اس سے قبل گرلز ہائی سکول احمد پور شرقیہ میں ہیڈ مسٹریس تھی، احمد پور شرقیہ کے مسلمانوں کی تحریک کے نتیجہ میں اسے محکمہ تعلیم نے ترنڈہ محمد پناہ میں تعینات کر دیا لیکن ترنڈہ کے غیور مسلمانوں نے اسے قبول نہ کیا۔ اب سنا ہے کہ اسے واپس احمد پور شرقیہ بھیجا گیا ہے جہاں پہلے ہی اسے زبردست مخالفت کا سامنا ہے۔ ہم محکمہ تعلیم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو جنہیں ملک کے غیور مسلمان کہیں بھی قبول نہیں کرتے انہیں محکمہ سے فارغ کر دیا جائے تاکہ یہ ناسور قوم کے معصوم ذہنوں کو مزید نقصان نہ پہنچائے۔ دوسری قرارداد میں ڈیرہ غازیخان میں شیر گڑھ قصبہ میں اہلسنت والجماعت کی مسجد میں قادیانی مُردے کو دفنانے پر گہری تشویش کا اظہار کیا ہے اور کہا کہ قادیانی نت نئی سازشوں سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کر رہے ہیں اور ان کا واحد مقصد ملک میں گڑبڑ پیدا کرنا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ فوراً قادیانی مُردے کو مسجد سے نکالدے ورنہ حالات کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوگی۔

مولانا ممتاز الحسن گیلانی کا دورہ لیہ

لیہ (نمائندہ ختم نبوت) پچھلے دنوں مولانا ممتاز الحسن گیلانی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ شہر تشریف لائے۔ آپ نے مسجد اللہ والی، مسجد فاروق، مسجد قاضیاں محلہ قاضیاں والا، مسجد صدیقیہ پرانی غلہ منڈی، مسجد معاویہ، مسجد صدیق محلہ حافظ آباد، مسجد بلال، موتی مسجد، مکی مسجد میں ختم نبوت کے موضوع پر درس قرآن پاک دیا۔ علاوہ ازیں جامع مسجد کرنال والی میں جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور اسرائیل دوستی بالکل واضح ہو چکی ہے وہ لوگ جو اب تک قادیانیت کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں وہ خدارا ذرا سوچیں کہ کل قیامت کے دن محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے۔

مسلمانوں کو جہاد کرنا چاہیئے

مرکزی تحریک احیاء سنت بلوچستان کے ناظم نشرواشاعت محمد انور خان مندوخیل نے ایک بیان میں مسلمانوں کے قبلۂ اول مسجد اقصیٰ بیت المقدس پر اسرائیلی صیہونیوں کی طرف سے بے حرمتی پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام دنیا کے مسلمان متحد و متفق ہو کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح جن کر کالعدم کی کارروائیوں کو جھوڑ دیں اور روس، امریکہ اور اسرائیل کے خلاف عملی طور پر جہاد کریں۔

یوم احتجاج

مجلس عمل ضلع گجرات کی اپیل پر شہر گجرات کی تمام بڑی بڑی مساجد میں جمعہ کے دن احتجاج کیا گیا کہ محمد اسلم صاحب قریشی کو اغواء ہوئے تقریباً تین سال ہو چکے ہیں لیکن حکومت ابھی تک مجرموں کو گرفتار کرنے میں ناکام رہی ہے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئیں ۱۔ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارش ارتداد کی شرعی سزا کو قانون کا درجہ دیا جائے ۲۔ قادیانی جماعت کو اسلام و ملک دشمنی کے باعث خلاف قانون قرار دیا جائے ۳۔ انجمن احمدیہ کی جائیداد کو بحق سرکار ضبط کیا جائے ۴۔ قادیانیوں کو فوج و سول کی کلیدی آسامیوں سے برطرف کیا جائے ۵۔ قادیانی عبادت گاہوں کی ہیئت مساجد سے مختلف کی جائے ۶۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس پر مکمل عمل درآمد کرایا جائے کہ یہ حکومت کا قانونی و اخلاقی فرض ہے۔

ڈسکہ میں

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی

سرگرمیوں کے خلاف جلوس

ڈسکہ (نمائندہ ختم نبوت) ۱۲ جنوری کو گورنمنٹ ڈگری کالج کے طلباء نے تحریک تحفظ نظام مصطفےٰ اور ختم نبوت کے سلسلہ میں جلوس نکالا۔ جلوس مختلف شاہراہوں سے ہوتا ہوا گورنمنٹ ہائی اسکول گیا اور اسکول کے طلباء کو بھی جلوس میں شامل کر لیا۔ اور چوک معراج ہوٹل انتظامیہ کے یہ یقین دلانے پر کہ آپ کے مطالبات پورے ہوں گے منتشر ہو گیا۔ طلباء نے ملک میں مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام اور مکانوں اور مسجدوں کی دیواروں پر کلمہ طیبہ لکھنے اور بانڈوں پر کلمہ طیبہ چسپاں کرنے کے سلسلے میں جلوس نکالا تھا۔ یاد رہے کہ قادیانی اپنی مذموم کوششوں سے اسلام کے منافی سرگرمیوں میں مصروف ہیں جس کی وجہ سے ڈسکہ میں آج کل تحریک ختم نبوت کے حلقوں اور عام شہریوں میں کشیدگی پائی جاتی ہے حکومت کو چاہیئے کہ ملک میں امن و امان بحال رکھنے کے لیے مرزائیوں کو فوری لگام دے اور مکانوں کی دیواروں پر کلمہ طیبہ لکھ کر کلمہ کی توہین نہ کریں۔

باقی صفحہ ۲۵ پر

صدائے ختم نبوت

ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کا مسئلہ

مغل سلطنت کے زوال کے بعد جب انگریزوں نے ہندوستان میں قدم جمائے تو ان کے سامنے ہندوستانی اقوام میں دو قومیں سامنے آئیں (۱) مسلمان (۲) ہندو مسلمانوں سے حکومت چھینی تھی، مسلمانوں میں حکومت کا دبدبہ اور اس کا نشہ باقی تھا۔ انگریزوں نے ہر مرحلہ میں ہندو کو آگے بڑھانے کی کوشش کی اور مسلمانوں کو قدم قدم پر پسماندہ رکھنے اور کمزور رکھنے کی کوشش کی۔ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کی کتاب ،، ہندوستانی مسلمان ،، میں اس کے تفصیلی کوائف دیکھے جا سکتے ہیں۔ مسلمان مذہب و اخلاق کے لحاظ سے ممتاز تھے۔ اکابر علمائے دین اور مصلحین ملت کی انفاس قدسیہ ہندوستانی مسلمانوں نے اپنے سینوں میں جذب کی تھیں۔ یہاں تک کہ یہ بھی کہا گیا قرآن عرب میں نازل ہوا۔ مصر میں پڑھا گیا، ہندوستان میں سمجھا گیا۔ شاہ ولی اللہ ابن عبدالرحیم الدھلوی جب ہندوستان کے علوم سے سیراب ہو کر عرب پہنچے تو ان کے استاد گرامی شیخ ابوطاہر کردی مدنی شاہ صاحب کے علوم و فنون سے متاثر ہو کر اور علوم عقلیہ و نقلیہ کی گہرائی و گیرائی دیکھ کر بے اختیار چیخ اٹھے ہوا یتصحح منی اللفظ وانا اصحح منہ المعنیٰ،، یہ صاحبزادے مجھ سے الفاظ حدیث کی تصحیح کرتے ہیں اور میں ان سے معنیٰ و مفہوم حدیث کی تصحیح کرتا ہوں۔ پھر مسلمانوں کے کان شروع ہی سے قرآن مجید کی آیات جہاد اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ ،، الجنۃ تحت ظلال السیوف ،، سے آشنا تھے۔ صحابہ کرام تابعین عظام ائمہ ہدایت کی تابناک زندگیاں ان کا مرکز و محور تھا۔ انگریزوں نے جب یہ صورتحال دیکھی تو اس کے لئے طویل منصوبہ بندی کی انگریزوں کے ماتحت جو تعلیمی ادارے ہندوستان کے طول و عرض میں انگریزوں کی زیر سرپرستی کام کر رہے تھے ان سے کتاب الجہاد خارج کی، ہدایہ سے ابواب الجہاد نصاب تعلیم سے خارج کیا ان لوگوں کو شمس العلماء کا خطاب دیا جنہوں نے انگریزوں کی کسی بھی نوع سے خدمت کی، راس کماری سے خیبر تک سارے مسلمان امت مسلمہ واحدہ تھے۔ ان میں وہابی اور غیر وہابی کا فتنہ کھڑا کیا تاکہ مسلمانوں کی صلاحیتیں اور جذبہ حریت و جہاد انگریزوں کے خلاف صرف ہونے کے بجائے آپس میں صرف ہوں جن لوگوں نے یہاں تقلید و عدم تقلید کی بحث اٹھائی اُن لوگوں کی ہمت افزائی کی گئی کہ اس طرح مسلمان اصل تبلیغ سے ہٹ کر آمین رفع یدین کے مسائل میں پڑے رہیں۔ یہاں تک کہ شاہ اسحاق کی گدی پر ایک شخص کو بٹھا دیا گیا اور اس کو شمس العلماء کے لقب سے نوازا گیا ابھی انگریز کا جذبہ انتقام سرد نہیں پڑا کیونکہ مسلمانوں کا کعبہ عبودیت مکہ مکرمہ اور مرکز عقیدت مدینہ منورہ تھا۔ ان دونوں مقامات سے مسلمانوں کا روحانی تعلق تھا ضرورت تھی۔ انگریز کے نقطہ نگاہ سے مکہ مدینہ سے تعلق منقطع کیا جائے اس کے لئے مختلف مراحل سے گذر کر مرزا غلام احمد قادیانی کا انتخاب کیا گیا اور اس نے نبی موعود اور مسیح قادیاں کے دعاوٰی کے سایہ میں خود کو پیش کیا انگریز سمجھتا تھا کہ مسلمان اپنی تاریخ سے واقف ہیں مسلمان نے اپنی تاریخ میں کبھی بھی کسی مدعی نبوت کو برداشت نہیں کیا۔ اس لئے مرزا کے قادیان کو ضرورت سے زیادہ تحفظ فراہم کیا اس لئے وہ مسلمانوں کے غیظ و غضب سے بچ گیا ورنہ اس کا حشر بھی مسیلمہ کذاب اور اس کے ساتھیوں سے مختلف نہیں ہوتا مرزا قادیان کو مسلمانوں کے اجتماعی ضمیر نے کبھی برداشت نہیں کیا۔ آخر کار علمائے ربانیین کی محنت اور سعی پیہم نے اقلیت قرار دلوا دیا۔ البتہ قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں اور مذہبی حرکتوں نے چین سے بیٹھنے نہیں دیا اور ان کی حرکتیں برابر جاری رہیں آخر کار حکومت پاکستان نے مارشل لاء کے دوران ایک مفصل آرڈیننس جاری کیا۔ جس میں، اُن کو اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کی ممانعت کی گئی تا حال ان کی یہودی ذہنیت اور مجوسی حرکتیں جاری ہیں، چنانچہ اس سلسلہ کی کارروائی متعصب ترین۔ حکومت اور نسلی امتیاز کی قوم جنوبی افریقہ کی حکومت میں ان کی طرف سے مقدمہ دائر کیا گیا۔ اس سے فیصلہ جیسا کچھ ہونا تھا ہوا۔ مسلمانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے کافروں کی عدالت میں لے جانا منع ہے۔ دنیا کو معلوم ہو گیا کہ قادیانیوں کا تعلق اسلام دشمن عناصر سے مضبوط

ہے۔ اسرائیل جو عالم اسلام کے لئے ناسور ہے ان سے قادیانیوں کا گہرا تعلق ہے، قادیانیوں اور بہائیوں کے ہیڈ کوارٹر اسرائیل میں ہیں۔ اسرائیل کے زیر سایہ قادیانیت اور بہائیت پھلتی پھولتی رہیں گے۔ قادیانیت اور بہائیت کے پھریرے اب اسرائیل کے زیر سایہ لہرائے جائیں گے۔ تاقیام القادیانی ازیکون۔ حکومت پاکستان کے لئے کرنے کا کام یہ ہے کہ سارے عالم اسلام کے علماء اور اہل الرائے کو جمع کر کے ان کے سامنے قادیانیت کے مسئلہ کو رکھے اور جس طرح یہ لوگ امت مسلمہ سے کٹے ہوئے ہیں، ان کو ہمیشہ کے لئے امت مسلمہ سے کاٹ دے اور سارے عالم اسلام کی پالیسی اس مسئلہ میں ایک ہی ہو۔ ہر ملک میں ایک ہی پالیسی ہو۔ ڈاکٹر عبد السلام قادیانی کا مسئلہ بھی قابل غور ہے۔ یہ شخص بھی قادیانی ہے، پکا قادیانی ہے۔ پاکستان آتا ہے تو ربوہ سے براہ راست اس کا تعلق رہتا ہے۔ اب اس کو یہودی، قادیانی عالم اسلام میں تفریق کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ پتہ نہیں ہے یہ شخص کیا گل کھلانے والا ہے۔ اس کے متعلق بھی فیصلہ کرنا چاہیے اور اس سے بھی ہمیشہ کے لئے چھٹکارا حاصل کرنا چاہیے۔ اس کو یہودیوں نے ڈگری اس لئے دی ہے تاکہ اس سے کام لیا جائے۔ اگر کوئی اس کی سند سے متاثر ہے تو دنیا میں یہودی بہائی اس سے بھی زیادہ سند یافتہ پڑے ہوئے ہیں۔ ایک مسلمان کے نزدیک قادیانی زیادہ اکفر ہے۔ یہودی اور عیسائیوں کے مقابلہ میں پاکستان کے صدر ضیاء الحق خواہ مخواہ اس قادیانی شخص سے متاثر ہیں۔ صدر صاحب کو اپنے ایمان کی خیر منانا چاہیے۔ ایک قادیانی سے محبت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سارے اعمال صالحہ کو حبط کر سکتا ہے۔ اللھم انا نعوذ بک من الحور بعد الکور۔

(مفتی ولی حسن ٹونکی)

شیر گڑھ کے سانحے کا تدارک کیا جائے

مولانا خان محمد

ملتان (پ ر) مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ مولانا خواجہ خان محمد سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ نے اپنے ایک بیان میں پنجاب حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ شیر گڑھ ضلع ڈیرہ غازیخان کے سانحہ کا فوری تدارک کر کے حالات کو مزید خراب ہونے سے بچائے۔ اگر اس سانحہ کی طرف فوری توجہ نہ دی گئی تو ملک عزیز میں امن عامہ کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ مولانا نے کہا تاریخ گواہ ہے کہ آج تک کہیں بھی قادیانیوں نے مسلمانوں کی مسجد میں اپنے مردہ کو دفن کرنے کی ناپاک جسارت نہیں کی۔ شیر گڑھ میں قادیانیوں کا اہل اسلام کی مسجد میں مردہ کو دفن کرنا اور انتظامیہ کا خاموش تماشائی بننا مجرمانہ کردار ادا کرنا یہ ایک بہت بڑی سازش ہے۔ اسلامیان علاقہ شدید ذہنی اذیت کا شکار ہیں۔ یہ تحریک مساجد و مدارس سے نکل کر کالجز اور عوامی حلقوں تک پھیل چکی ہے۔ پیشتر اس سے کہ یہ تحریک شدید عوامی ردعمل کا رخ اختیار کر جائے حکومت پنجاب کا فرض ہے کہ فوری طور پر اس سانحہ کے مرتکب افراد کو جنہوں نے ملک عزیز کے امن کو آگ لگانے کی کوشش کی ہے قرار واقعی سزا دی جائے اور مردہ کو فوری طور پر مسجد سے نکال کر قادیانی مرگھٹ میں دفن کیا جائے۔ مسجد کے تقدس کو بحال کیا جائے۔ ورنہ اس سے کم کسی بات سے مسلمانوں کی بے چینی ختم نہیں ہوگی۔

اسلامک سنٹر جاپان سے گرامی نامہ!

جناب عبد الرحمٰن یعقوب باوا مدیر مسئول،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ہم تمام مسلمانان جاپان آپ کے نہایت مشکور ہیں کہ آپ ہمیں ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے ارسال کر رہے ہیں۔ یہ دینی رسالہ اردو جاننے والے حضرات بڑے ذوق و شوق سے پڑھتے ہیں، یہ پرچہ ایمان کو تقویت دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ناموس رسالت کی حفاظت کا اجر عطا فرمائے۔ تمام اکابرین کو سلام عرض ہے۔

طالب دعا: الحاج کیمیوکیبا، چیئرمین
اسلامک سنٹر جاپان

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

خصائل نبوی ﷺ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر!

شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوریؒ

حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن حدثنا روح بن اسلم ابو حاتم البصری حدثنا حماد بن سلمۃ حدثنا ثابت عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَقَدْ اُخِفْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِیْتُ فِی اللّٰہِ وَمَا یُؤْذٰی اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَیَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ بَیْنِ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ وَمَا لِیْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ یَاْکُلُہٗ ذُوْ کَبِدٍ اِلَّا شَیْءٌ یُوَارِیْہِ اِبْطُ بِلَالٍ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ کے راستہ میں اس وقت خوف دلایا گیا ہوں جس وقت کوئی بھی نہیں ڈرایا گیا، اور اس قدر ستایا گیا ہوں کہ کوئی شخص بھی نہیں ستایا گیا۔ مجھے تیس شب و روز ایسے گزرے ہیں کہ میرے اور بلالؓ کے کھانے کے لئے کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے بجز اس تھوڑی سی مقدار کے جو بلالؓ کے بغل میں چھپی ہوئی تھی۔

فائدہ:۔ یہ قصہ جیسا کہ منقول ہے کسی وقت مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے جانے کے زمانے کا ہے جو ہجرت کا زمانہ نہیں، اس لئے کہ ہجرت کے سفر میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ نہ تھے بلکہ اس کے علاوہ کسی اور موقع پر یہ قصہ پیش آیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد میں اس وقت خوف دلایا گیا ہوں کا مطلب یہ ہے کہ ابتدائی زمانہ میں جب میں اکیلا تھا کوئی رفیق اور ساتھی نہ تھا اس وقت مجھے اللہ کے راستہ میں اذیت و تکالیف پہنچائی گئیں اور ڈرایا گیا اور قاعدہ کی بات ہے کہ مجمع میں مصیبت ہلکی ہو جاتی ہے تنہا شخص کو اذیت زیادہ پہنچتی ہے۔

حدثنا عبد اللہ بن عبد الرحمٰن انبانا عفان بن مسلم حدثنا ابان بن یزید العطار حدثنا قتادۃ عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یجتمع عندہ غداء ولا عشاء من خبز ولحم الا علی ضفف قال عبد اللہ قال بعضھم ھو کثرۃ الایدی۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دسترخوان پر صبح کے کھانے میں یا شام کے کھانے میں روٹی اور گوشت دونوں چیزیں مجمع نہیں ہوئی تھیں مگر حالت ضفف میں۔

فائدہ:۔ ضفف کے متعلق علماء کے مختلف اقوال ہیں، چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کے بارہ میں جو باب پہلے ذکر ہو چکا ہے اس کی اخیر حدیث کے ذیل میں اس کی مفصل تقریر گزر چکی ہے اگرچہ اس حدیث کا مضمون اس سے مختلف ہے جو وہاں گزر چکا ہے۔ اس کا ظاہر مطلب یہ ہے کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تنہا ہوتے تھے جب تو جو میسر ہوتا وہی نوش فرما لیتے خواہ خالی روٹی ہو یا تنہا گوشت ہو، البتہ جب مہمان ہوتے تو اس کا اہتمام فرماتے کہ دونوں چیزوں کو مہیا کیا جائے اس لیے دونوں کا اجتماع مجمع ہی کے وقت ہوتا تھا۔

حدثنا عبد بن حمید حدثنا محمد بن اسمٰعیل بن ابی فدیک حدثنا ابن ابی ذئب عن مسلم بن جندب عن نوفل بن ایاس الھذلی قال کان عبد الرحمٰن بن عوف لنا جلیسا وکان نعم الجلیس وانہ انقلب بنا ذات یوم حتی اذا دخلنا بیتہ ودخل فاغتسل ثم خرج واتینا بصحفۃ فیھا خبز ولحم فلما وضعت بکی عبد الرحمٰن فقلت لہ یا ابا محمد ما یبکیک قال ھلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یشبع ھو واھل بیتہ من خبز الشعیر فلا اُرانا اُخّرنا لما ھو خیر لنا۔

نوفل بن ایاس کہتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک صحابی ہیں۔ ہمارے ہمنشین تھے اور حقیقت میں بہترین ہمنشین تھے۔ ایک مرتبہ ہم ان کے ساتھ کسی جگہ سے لوٹے واپسی میں ان کے ساتھ ہی ان کے مکان پر چلے گئے۔ انہوں نے گھر جا کر اول غسل کیا جب وہ غسل سے فارغ ہو چکے تو ایک بڑے برتن میں روٹی اور گوشت لایا گیا۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو دیکھ کر رونے لگے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہوئی کیوں روتے۔ کہنے لگے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال تک کبھی بھی اس کی نوبت نہیں آئی کہ آپ نے یا آپ کے گھر والوں نے جو کی روٹی بھی شکم سیری فرمائی ہو۔ اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاں تک میرا خیال ہے ہم لوگوں کی یہ ثروت کی حالت کسی بہتری کے لئے نہیں ہے۔

فائدہ:۔ حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ایسی حالتوں میں اس کا خوف ہوتا تھا کہ خدانخواستہ اس وعید میں داخل نہ ہو جائیں کہ تم اپنی خوبیوں کا بدلہ دنیا میں پا چکے ہو جس کا قرآن شریف کی اس آیت میں ذکر ہے۔ اَذْهَبْتُمْ طَيِّبٰتِكُمْ فِیْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا۔ الآیۃ۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ

عثمان اسعد ایڈیٹر نشیمن بنگلور انڈیا

قرآن میں صاف الفاظ میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے یہ آپ کا معجزہ تھا جو اللہ کی جانب سے عطا ہوا تھا۔ معجزہ اس واقعہ کو کہتے ہیں جو فطرت، عادت اور اسباب کے خلاف ہو۔ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ایک معجزہ تھی جو اصول فطرت کے خلاف تھی۔ آپ نے پنگوڑے میں شیر خوارگی کی عمر میں بات چیت کی تھی۔ جو مشاہدے اور عادت کے خلاف تھی۔ آپ مٹی کے پرندے بنا کر ان میں پھونک مارتے تھے۔ اور وہ اڑ جاتے تھے۔ یہ بھی خلاف مشاہدہ بات تھی۔ آپ کوڑھیوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور وہ اچھے ہو جاتے تھے ــــ یہ بھی ناممکن بات تھی مگر سب کے سامنے ہوتی تھی جو ناقابل یقین ہے۔ آپ اندھوں کو بینا کر دیتے تھے جو محال ہے مگر یہ کام بھی سب کے سامنے ہوتا تھا۔ اور لوگ اس واقعہ کے چشم دید گواہ ہوتے تھے ــــ یہ ساری باتیں سورہ آل عمران کی آیت ۴۹ میں ہیں۔ ملاحظہ ہو ــــ " جب وہ بحیثیت رسول بنی اسرائیل کے پاس آیا تو کہا۔ میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس نشانیاں لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے سامنے مٹی کے پرندے کی صورت کا مجسمہ بناتا ہوں۔ اور اس میں پھونک مارتا ہوں اور وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے۔ میں اللہ کے حکم سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تم کیا کھاتے ہو۔ اور کیا اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو اس میں تمہارے لئے کافی نشانیاں ہیں۔ اگر تم ایمان والے ہو ــــ " حضرت عیسیٰؑ کو کن کن سے معجزے دئے گئے تھے اس کی تفصیل تو آپ نے قرآن سے معلوم کر لی۔ مگر معجزے کے تعلق سے جو ضروری باتیں آپ کو معلوم ہونی چاہئیں وہ یہ ہیں۔ معجزے کا ظہور اللہ کے اذن سے ہوتا ہے۔ اللہ کے حکم، اس کی اجازت اور اس کی مرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کیونکہ سلسلہ اسباب پر اللہ ہی کی حکمرانی ہے وہ چاہے تو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہیں۔ اسی بات کو حضرت عیسیٰؑ سے متعلق کر کے یوں کہا ہے کہ آپ قم باذن اللہ کہہ کر مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اگر آپ قرآن کا بغور مطالعہ کریں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت موسیٰؑ کا عصا اژدھا بن جاتا تھا آپ بغل میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالتے تھے تو وہ سورج کی طرح روشن ہو جاتا تھا۔ آپ نے بنی اسرائیل کو ایک حیرت انگیز معجزہ دکھایا وہ یہ کہ ایک شخص کا قتل ہو گیا۔ قاتل کا پتہ ہی نہیں چلتا تھا۔ چونکہ بے حد بااثر شخص تھا اس لئے بنی اسرائیل والے موسیٰؑ کے پاس آئے اور کہا کہ تم تو اللہ کے رسول ہو نبی اور ہر چیز کے جاننے کا دعویٰ کرتے ہو تو بتاؤ کہ اس شخص کو کس نے قتل کیا ہے۔ موسیٰؑ نے کہا کہ تم کو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ایک بچھڑا لاؤ۔ اس کو ذبح کرو۔ اس کا گوشت لے کر مقتول کے منہ پر مارو۔ وہ خود بتائے گا کہ کس نے اس کو قتل کیا۔ بنی اسرائیل والوں نے بچھڑا ذبح کیا اور اس کے گوشت کا ایک ٹکڑا مردے کے منہ پہ مارا تو وہ زندہ ہو گیا۔ یہ واقعہ سورۂ بقرہ میں ہے۔ حضرت مریمؑ، حضرت زکریاؑ کی سرپرستی میں پرورش پاتی تھیں۔ حضرت زکریاؑ جب بی بی مریمؑ کے حجرے میں جاتے تو محراب میں بے موسم کے پھل دیکھتے ایک دن آپ نے پوچھا کہ یہ پھل تمہیں کہاں سے آتے ہیں تو بی بی مریمؑ نے جواب دیا تھا کہ اللہ دیتا ہے۔ حضرت صالحؑ کی قوم نے آپ سے حیرت انگیز معجزہ طلب کیا تھا۔ وہ یہ کہ پتھر سے اونٹنی نکلے اسی وقت مادہ بچہ دے۔ یہ اونٹنی نکلی اور بچے کو جنم بھی دیا۔ جو بالکل ناممکن بات ہے۔ جب حضرت ابراہیمؑ کو ایک فرشتے نے یہ خبر سنائی کہ تمہیں اللہ ایک بیٹا دینے والا ہے۔ جس کا نام اسحاقؑ ہوگا۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ میں تو بوڑھا ہوں میرا بچہ کیونکر ہوگا فرشتے نے کہا کہ اللہ چاہتا ہے اور ہوگا۔ کہنے کا مطلب یہ کہ قرآن میں ہر پیغمبر کے ساتھ آنے والے معجزات کا تفصیلی ذکر ہے اور تمام کے تمام معجزات عقل و ہوش گم کر دینے والے ہیں حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کی سند جب قرآن میں ہے اور تسلی بخش انداز میں ہے تو پھر الجھن یا پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔

بقیہ: ۔ تبصرہ کتب

اور ان کے بعد دوسرے مسائل پر نظمیں شامل ہیں فارسی زبان کا ذوق رکھنے والے حضرات کیلئے ایک مثالی تحفہ ہے۔ قیمت مجلد ۲۵/- روپے ہے مکتبہ سوغات فرقانی غریب خان روڈ لیاری کراچی ۲ سے حاصل کی جا سکتی ہے

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

مجاہد ملت حضرت مولانا

غلام غوث ہزاروی

انہوں نے ساری زندگی فقر و فاقہ میں گزاری

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی جیسے لوگ صدیوں کے بعد دھرتی کی کوکھ سے جنم لیتے ہیں اور جب رخصت ہوتے ہیں تو تاریخ انہیں اپنا عنوان قرار دیتی ہے۔ تاریخ جن لوگوں کو اپنی تکمیل کے لئے منتخب کرتی ہے ضروری نہیں کہ ان کی پیدائش کسی سرمایہ دار، جاگیر دار خاندان میں ہو کیونکہ ماضی میں ایسے لوگوں نے بھی صفحات پر اپنے نقوش چھوڑے کہ ان کے آباء و اجداد کو وقت کے اقتدار نے کبھی التفات کی نظر سے دیکھنا گوارا بھی نہیں کیا۔ لیکن جب ان بوریہ نشینوں نے شاہی محلات پر کمندیں ڈالیں تو تاج شاہی ان کے قدم چومنے لگا۔

مولانا ہزاروی جون ۱۸۹۶ء کو مانسہرہ کے مشہور قصبہ بفہ میں حضرت مولانا حکیم سید گل کے گھر پیدا ہوئے مولانا ہزاروی کے والد ماجد مڈل سکول میں استاد تھے مولانا نے ۱۹۱۲ء میں مڈل کے امتحان میں ضلع بھر میں اول پوزیشن حاصل کی۔ ڈپٹی انسپکٹر محکمہ تعلیم نے مولانا کے والد سے کہا آپ کو مبارک ہو آپ کا بچہ نہایت ذہین ہے میں اس کا پندرہ روپے ماہوار وظیفہ مقرر کرتا ہوں۔ مولانا کے والد نے فرمایا آپ کا شکریہ! جو بچہ لائق اور ہونہار ہو اس کو تو انگریزی پڑھائی جائے اور جو اندھا یا معذور ہو اس کو مسجد بھیج دیا جائے۔ میں اسے اب دینی تعلیم دلاؤں گا۔ ابتدائی کتابیں مولانا ہزاروی نے اپنے والد مرحوم سے پڑھیں، ۱۹۱۳ء میں مولانا کے والد نے مولانا کو استاذ الکل حضرت مولانا غلام رسول پونٹویؒ کے ہمراہ دارالعلوم دیوبند بھیج دیا۔ دوران تعلیم مولانا دیوبند کے سالانہ امتحانات میں امتیازی پوزیشن حاصل کرتے رہے اور اکثر کتابوں میں مولانا قاری محمد طیب مہتمم دیوبند کے ہم سبق رہے۔ ۱۹۱۹ء میں دورۂ حدیث میں شامل تمام طلبہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی اور دیوبند سے فراغت کے بعد ایک سال تک معین المدرسین کی حیثیت سے تدریس فرمائی۔ اس کے بعد مہتمم دارالعلوم دیوبند کے حکم سے بحیثیت مفتی حیدر آباد دکن بھیج دیا گیا۔

۱۰،۹ اکتوبر ۱۹۵۶ء کو جب جمعیۃ علماء اسلام کی داغ بیل ڈالی گئی۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کو امیر منتخب کیا گیا تو حضرت لاہوریؒ نے اپنی امارت کو مولانا ہزاروی کی نظامت سے مشروط فرمایا۔ کہ اگر حضرت مولانا ہزاروی ناظم اعلیٰ بنا لئے جائیں تو میں امارت قبول کر لوں گا چنانچہ بڑے بڑے علماء کرام نے مولانا ہزاروی کی منت سماجت کر کے نظامت قبول کرنے پر آمادہ کر لیا اور مولانا ہزاروی کو کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کا ناظم منتخب کر دیا گیا۔ مولانا نے ایک سال سے بھی کم مدت میں مغربی پاکستان کے تمام بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں دورہ کر کے تین سو سے زائد جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم کر دیں۔ مولانا کی انتھک دوروں کا نتیجہ تھا کہ [illegible] کے انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام ووٹوں کے تناسب سے پورے مغربی پاکستان میں دوسرے نمبر پر رہی جس کا بیرونی ذرائع ابلاغ نے بھی ذکر کیا۔

مولانا نے ۱۹۶۲ء میں بنیادی جمہوریت کے تحت ہونے والے انتخابات میں جمعیۃ علماء اسلام کی جانب سے حصہ لیا اور ہارون بادشاہ خان کو صوبائی الیکشن میں شکست دیکر مغربی پاکستان اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ مغربی پاکستان اسمبلی میں پہنچنے کے بعد صدر ایوب خان کے نافذ کردہ عائلی قوانین کے خلاف مؤثر تقریر کی اور عائلی قوانین کو خلاف اسلام ثابت کیا چنانچہ مولانا کی تقریر کے اختتام پر جب سپیکر نے ووٹنگ کرائی تو پورے ہاؤس نے مولانا کی قرارداد کے حق میں ووٹ دیا جبکہ ایک مرد اور تین عورتوں نے خلاف ووٹ دیا

۱۹۷۰ء کے انتخابات میں مولانا ہزاروی نے دوبارہ جمعیۃ کے ٹکٹ پر حصہ لیا اور سابق پارلیمانی سیکرٹری اور اطلاعات و نشریات کے وزیر جناب محمد حنیف خان کو شکست دیکر قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ جب کبھی علم و کمال کی تاریخ مرتب ہو گی۔ جہاں کہیں دار و رسن کا ذکر کیا جائے گا، جب کبھی مجاہدین کا تذکرہ ہو گا، ظلم و ستم کے خلاف حق کی صدا بلند کرنے والوں کی داستان بیان کی جائیں گی۔ تو مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کے بغیر ہر داستان، ہر تذکرہ پھیکا اور بے مزہ رہے گا۔ مولانا کی سیاست دین کے تابع تھی مولانا نے دین کے معاملے میں کبھی کسی مصلحت کو آڑے نہیں آنے دیا۔ مولانا کی دینی، ملی، ملکی خدمات ہمیشہ یاد رہیں گی۔ خصوصاً قادیانیت کے خلاف مولانا کی خدمات تو رہتی دنیا تک یاد رہیں گی۔ قادیانیت کی جس طرح بیخ کنی کی ایک واقعہ پیش کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔

۱۹۳۶ء میں قادیان سے ایک وفد قادیانی مناظر اللہ دتہ جالندھری کی قیادت میں مانسہرہ پہنچا۔ مانسہرہ سے مرزائی خان بہادروں، ڈاکٹروں اور قادیانی وکیلوں کی ایک فوج معیت میں لیکر درہ کاغان کا رخ کیا اور دیہات کے ائمہ مساجد اور سادہ لوحوں کو للکارنا شروع کر دیا۔ دیہات

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَام

کے سادہ لوح عوام (خدانخواستہ) جیسے تیز و طرار مناظر کا کیا مقابلہ کرتے۔ نتیجہ میں میدان قادیانیوں کے ہاتھ میں رہتا۔ یہ حالات دیکھ کر حضرت مولانا محمد یوسفؒ دو آدمیوں کو لیکر بلغ میں مولانا کے پاس پہنچے اور سارا ماجرا بیان کیا۔ اور یہ وقت تھا کہ مولانا کے فرزند زین العابدین نزع کے عالم میں تھے مولانا نے تھوڑی دیر غور فرمانے کے بعد قاضی صاحب سے فرمایا آپ ٹھہریں میں کتابیں لیکر آتا ہوں اور آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ مولانا گھر میں داخل ہو کر تیاری کرنے لگے۔ اہلیہ محترمہ نے پوچھا کہاں کی تیاری ہے فرمایا بالاکوٹ جا رہا ہوں۔ اہلیہ نے عرض کی زین العابدین تو حالت نزع میں ہے اور آپ جا رہے ہیں۔ جواب میں فرمایا جنازہ تو فرض کفایہ ہے میرے بغیر بھی ہو جائے گا۔ لیکن میں تحفظ ناموس رسالت کے لئے جا رہا ہوں۔ عزیزم زین العابدین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نثار۔ یہ کہہ کر کتابیں اٹھائیں اور گھر سے باہر نکل آئے جب بلغ کے اڈہ پر پہنچے تو پیغام آگیا کہ زین العابدین اس جہان فانی سے کوچ کر گیا ہے۔ آپ واپس تشریف لے آئیں۔ جواب میں فرمایا کہ میں جس مشن پر جا رہا ہوں زین العابدین کی تجہیز و تکفین سے بلند تر ہے ایسا جواب وہی شخص دے سکتا ہے جس کے رگ و پے عشق رسالت کوٹ کوٹ کر بھرا ہو۔ زبان سے عاشق رسول بننا تو نہایت آسان ہے لیکن عملی طور پر پورا اترنا ایسے ہی بزرگوں کا کام ہے بالاکوٹ پہنچ کر (خدانخواستہ) جالندھری کو پہلے ہی مناظرے میں ایسی شکست فاش دی کہ وہ اپنے قادیانی گماشتوں سمیت سر پہ پاؤں رکھ کر بھاگا۔ اور قادیان جا کر سانس لیا۔ مولانا نے کبھی حق کہنے میں ڈر محسوس نہیں کیا ۱۹۶۳ء میں مولانا حج پر تشریف لے گئے۔ ذوالحجہ کا چاند جمعرات کی شب کو اکثر حجاج نے دیکھا اور اس حساب سے یوم حج جمعہ کو ہوتا تھا لیکن سعودی گورنمنٹ نے کسی مصلحت کے تحت اعلان کر دیا کہ حج ہفتہ کو ہوگا چند حجاج نے مولانا ہزاروی کے پاس آئے اور تمام صورتحال بیان کی۔ مولانا خانہ کعبہ میں نماز کے بعد کھڑے ہو گئے اور عوام کو متوجہ کر کے پہلے عربی پھر اردو، پھر پشتو میں ایک زبردست تقریر فرمائی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اسلامی عبادات کا دارومدار چاند کے حساب پر منحصر ہے کسی کیلنڈر یا جنتری یا شاہی حکم کے ماتحت نہیں چونکہ عوام کی اکثریت نے جمعرات کی شب کو چاند دیکھا ہے اس لئے یوم عرفہ (حج سادن) جمعہ کو ہوگا لہٰذا ہم حج جمعہ کو ادا کریں گے ہم شاہی حکم کے محتاج نہیں، حجاج کی قیادت میں خود کروں گا جو مسلمان میرے ساتھ متفق ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ چونکہ تقریر تین مختلف زبانوں میں کی تھی اس لئے حرم شریف میں موجود تمام حجاج نے مولانا ہزاروی کی تائید کی اور مولانا کے اس اعلان سے حکومت سعودیہ کو اپنا پہلا اعلان منسوخ کر کے رات گیارہ بجے دوسرا اعلان کرنا پڑا کہ حج جمعۃ المبارک کو ہی ادا کیا جائے گا۔ ساری دنیا کے حجاج کرام نے مولانا کے اس جرأت مندانہ اقدام پر خوشی کا اظہار کیا اور ہدیہ تبریک پیش کیا۔ وفات سے قبل اپنے بھائی مولانا فقیر محمد خان صاحب سے فرمایا کہ میں نے ۴۵ روپے فلاں آدمی سے قرض لیے ہیں آپ ادا کر دینا۔ ذرا اندازہ کیجئے وہ شخص جو صوبائی اور قومی اسمبلی کا ممبر رہا۔ ساری زندگی فقر و فاقہ اور قناعت سے گذاری۔ اگر جھکتا یا بکتا تو کروڑوں کی قیمت لگتی، ایوب خان مرحوم نے کئی عہدوں کی پیشکش کی۔ اور سابقہ حکومت کے دور میں جب آپ کے اور حضرت مفتی محمود صاحب کے درمیان سیاسی اختلافات پیدا ہوئے تو یار لوگوں نے طرح طرح کے من گھڑت افسانے تراشے لیکن جو انگریز حکومت کے سامنے نہ جھکا، جو کسی جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنے سے باز نہ آیا۔ وہ ایسی باتوں کو کب خاطر میں لاتا اور بالآخر جب دنیا سے سفر کرتا ہے ۴۵ روپوں کا مقروض ہوتا ہے۔ وفات سے قبل اہلیہ محترمہ سے فرمایا کہ ۵۶ سال تم نے میرے ساتھ ہر طرح کے مصائب و تکالیف برداشت کیں۔ بڑی وفا اور خلوص سے ساتھ دیا۔ میری کوتاہیاں معاف کر دینا۔ دیگر اہل خانہ کو بھی وصیت فرمائی اور ۴ فروری بدھ کے دن ۱۹۸۰ء کو ۸۵ سال کی عمر میں خالق حقیقی سے جا ملے۔

اللہ والوں کی موت

ایاز احمد حقانی دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ

حضرت ربعی بن خراش طبقہ تابعین میں سے ہیں۔ آپ کے ایک بھائی مسعود بن خراش جو بڑے عابد تھے کا واقعہ ہے۔ ربعی بن خراش فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں کسی ضرورت سے شہر سے باہر گیا تھا۔ وہاں سے واپس آیا تو میری بیوی نے کہا کہ اپنے بھائی کی خبر لو کہ ان کا آخری وقت ہے میں فوراً اپنے گھر سے نکلا۔ اور دوڑتا ہوا بھائی کے مکان پر آیا۔ یہاں پہنچا تو معلوم ہوا کہ یہ مسافر آخرت پہلی منزل سے گزر چکا ہے۔ حسب دستور گھر والوں نے ان کی لاش پر چادر ڈال دی تھی۔ میں ان کے سرہانے بیٹھ کر رونے لگا دفعتاً چادر کے اندر سے ہاتھ نکلا۔ اور اپنے چہرہ سے چادر ہٹا دی اور کہا۔ السلام علیکم۔ میں نے حیرت سے کہا۔ بھائی موت کے بعد یہ زندگی کیسی؟ فرمایا ایسا ہی ہوتا ہے۔ میں نے اپنے پروردگار کی زیارت کی اور اللہ تعالیٰ نے بڑی رحمت اور عظیم الشان نعمتوں سے میرا استقبال فرمایا اور مجھے جنت کے سبز ریشمی کپڑے پہنائے۔ پھر تین مرتبہ فرمایا کہ میں آخرت کے معاملہ کو اس سے بہت آسان پایا جیسا تم لوگ سمجھتے ہو اور پھر تین مرتبہ کہا۔ فاعملوا ولا تغتروا (یعنی عمل کرتے رہو اور دھوکہ نہ کھاؤ) پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی وامی) کی زیارت کی، آپ نے قسم کھائی کہ اس وقت تک نہ جائیں گے جب تک میں آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہو جاؤں۔ اس لئے آپ لوگوں کو چاہیے کہ میری تجہیز بہت جلدی کرو۔ یہ تمام گفتگو کرنے کے بعد فوراً پھر موت طاری ہو گئی۔

(صفوۃ الصفوۃ لابن الجوزی ص۱۹ ج۳)

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

دلالی کی اجرت

قادر علی ——— کراچی

س:۔ اگر میں کسی شخص کو مشینری، اس کے پارٹس وغیرہ اپنی معرفت خریدکروں اور دکاندار سے کمیشن حاصل کر وں تو کیا یہ کمائی اکل حلال ہے، مثلاً کسی کارخانہ دار یا کاروباری شخص کو اپنے ہمراہ لیجاکر کسی بڑی دکان سے اسے دس بیس ہزار کا مال خرید ا اسے کسی رقم سے دلوایا اور بعد دکاندار سے مال بکوانے کا کمیشن کسی ریٹ پر حاصل کیا تو کیا یہ جائز ہوگا۔ جواب عنایت فرمائیں۔

ج:۔ یہ دلالی کی صورت ہے اور دلالی کی اجرت جائز ہے۔

س ۲:۔ نماز کے وقت ٹخنوں سے اوپر شلوار یا پتلون اوپر کرلی جاتی ہے لیکن قمیض یا بشرٹ ہاف آستین کا ہے اور وہ کہنیوں کے اوپر ہے ایسی صورت میں نماز ہوسکتی ہے؟

ج:۔ کہنیاں کھلی ہوں تو نماز مکروہ ہے۔

داڑھی رکھنا واجب ہے

محمد عاصم ——— کراچی

س:۔ مولانا صاحب ہمارے ایک استاد نے داڑھی رکھی اور اب کٹوادی جب ہم نے ان سے کہا کہ داڑھی رکھ کر کٹوانا تو گناہ ہے، تو انہوں نے کہا کہ میں نے داڑھی شوق میں رکھی تھی اس لئے کٹوادی اور مجھے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ تو مولانا صاحب یہ بتائیے کہ یہ بات کہاں تک صحیح ہے۔

ج:۔ آپ کے استاد کی بات صحیح نہیں داڑھی رکھنا محض شوق کی چیز نہیں بلکہ یہ شرعاً واجب ہے اور اس کا تراشنا حرام ہے۔

س ۳:۔ مولانا صاحب ۸۲-۲-۱۱ کو پاکستان نیوی کی سالگرہ منائی گئی ہے جس میں نمائش کی چیزوں کے ساتھ ساتھ کھلے عام جوا بھی کھیلا جا رہا تھا اور وی سی آر پر عریاں فلم کے حصے دکھائے جا رہے تھے۔ مولانا صاحب کہنے کا مطلب یہ ہے کہ صدر صاحب جو کہ فوج کے چیف بھی ہیں اسلامی نظام لا رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ملک میں اسلامی نظام آ رہا ہے لیکن انہیں یہ نہیں معلوم کہ ان کے (فوجی) علاقے میں کیا ہو رہا ہے۔ تو مولانا صاحب یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے ملک میں اسلامی نظام آگیا ہے، قرآن و حدیث کی روشنی میں بتائیں۔

ج:۔ معاشرے میں جوئے، عریاں فلموں اور دیگر اخلاقی و معاشرتی قباحتوں کا سرکاری حلقوں کی سرپرستی میں چلنا "اسلامی نظام" سے کوئی میل نہیں کھاتا بلکہ اس دعوے کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔

جانوروں کا گوشت

سائل ۔ کمال حسین قریشی ۔

س:۔ مندرجہ ذیل جانوروں کا گوشت حلال ہے یا حرام شرعی نقطۂ نگاہ سے پوری وضاحت فرمائیں۔ گدھا، خچر، گھوڑا، کبوتر، جو گھروں میں پالے جاتے ہیں بعض بزرگوں کا کہنا ہے کہ جنگلی کبوتر حلال ہے اور گھریلو کبوتر قید ہے اس کی کیا حقیقت ہے، بعض کہتے ہیں کہ گھوڑے کا گوشت حلال ہے۔

ج:۔ گدھا اور خچر حرام ہیں کبوتر حلال ہے خواہ جنگلی ہو یا گھریلو، اور گھوڑے کے بارے میں فقہائے امت کا اختلاف ہے، امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک حلال نہیں اور بعض فقہاء کے نزدیک حلال ہے۔

زکوٰۃ کن رشتہ داروں کو دینا جائز ہے

شازیہ پروین ——— عثمان آباد کراچی

میرا سوال یہ ہے کہ میں نے گھر خرچ میں سے بچا بچا کر ۵ ہزار روپے جمع کئے ہیں اور ان میں سے ۶۰۰ روپے تو ایک کو قرض دیدیئے دو سال ہوگئے اس نے آج تک واپس نہیں کئے ہیں اور نہ ہی ابھی واپس کرنے کا کوئی ارادہ ہے اور باقی رقم بھی کسی ضرورتمند نے مانگی تو میں نے اسے دیدی اسے بھی ایک سال ہوگیا ہے اس نے بھی واپس نہیں دی۔ تو پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس رقم پر بھی زکوٰۃ دینی ہوگی یا نہیں جواب ضرور دیں اور جو کپڑے میں نے اپنے پہننے کے لئے بنائے ہیں وہ کپڑے زکوٰۃ میں دے سکتے ہیں یا نہیں۔؟

ج:۔ جو رقم کسی کو قرض دے رکھی ہو اس کی زکوٰۃ ہر سال ادا کرنا ضروری ہے خواہ رقم کی واپسی سے پہلے ہر سال دیتے رہیں یا رقم وصول ہونے کے بعد گذشتہ تمام سالوں کی زکوٰۃ یکمشت ادا کریں۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا زکوٰۃ کی رقم اپنے کسی رشتہ دار کو جو کہ مستحق ہو اسے دی جاسکتی ہے یا نہیں مثال کے طور پر تایا، یا ماموں جو کہ بہت بوڑھے ہیں اور ان کا کوئی سہارا نہیں اور وہ ہر وقت بیمار رہتے ہیں، بیماری کی وجہ سے کوئی کام نہیں کرسکتے ہیں؟

ج:۔ اپنے والدین اور اپنے بیوی بچوں کے سوا باقی

باقی ۲۶ پر

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ

م-ب سابق قادیانی

م - ب صاحب سابق قادیانی تھے۔ اب وہ اسلام قبول کرچکے ہیں۔ لیکن ابھی تک اخفاء رکھے ہوتے ہیں۔ رابطہ صرف ڈاک اور خطوط کے ذریعے ہے۔ کچھ خطوط ان کے ہفت روزہ ختم نبوت میں شائع ہوچکے ہیں۔ اب انہوں نے قادیانی دوستوں کے لیے یہ مضمون ارسال کیا ہے۔ جسے ہم ذیل میں شائع کررہے ہیں۔ م - ب صاحب سے ہماری درخواست ہے کہ اگر انہیں کبھی موقع ملے تو وہ ہم سے بذریعہ فون یا بالمشافہ رابطہ قائم کریں۔

ادارہ

"مصلح موعود" کی "عظیم الشان" پیشگوئی

۲۰ فروری

"یوم مصلح موعود" پر قادیانی دوستوں کی نذر

مرزا (غلام احمد صاحب قادیانی) اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۸۸ پر لکھتے ہیں:

"ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لیے ہماری پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک (کسوٹی) نہیں۔"

ان کی ساری پیشگوئیوں کا حشر دکھایا جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ فی الحال ہم ان کی ایک "عظیم الشان" پیشگوئی کو ہی اس کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔

اپریل ۱۸۸۶ء میں مرزا صاحب نے پیشگوئی کے اشتہار شائع کیے خلاصہ درج ذیل ہے:

"خدا نے مجھے اپنے الہام سے فرمایا، تجھے ایک وجیہہ اور پاک بیٹے کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ ولد اللہ ہے، مقدس روح، کلمۃ اللہ، مسیح النفس، مظہر الحق والعلاء، کان اللہ نزل من السماء (جیسے کہ خود آسمان سے خدا اترآیا) اس کا وجود محض پیشگوئی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان آسمانی ہوگا۔ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔" وغیرہ

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۹۵)

جن دنوں یہ اشتہار شائع کیے بیوی صاحبہ حمل سے تھی۔ مگر قدرت خدا لڑکی تولد ہوئی۔ خفت سے بچنے کے لیے مختلف تاویلیں کی گئیں۔ قدرت نے جلد مرزا صاحب کو وقتی طور پر خوش کرنے کے لیے دوسرے حمل میں لڑکا عطا فرما دیا۔ فوری طور پر "اشتہار خوشخبری منجانب مرزا غلام احمد" شائع ہوا:

"اے ناظرین آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لیے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی گئی تھی، آج ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو وہ مولود مسعود پیدا ہوگیا۔"

(تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۹۹)

یہ فرزند موعود جس کا نام بشیر احمد رکھا گیا۔ اور جو بعد میں بشیر اول کے نام سے موسوم ہوا۔ سوا سال کی عمر پاکر فوت ہوگیا۔ مرزا صاحب لڑکے کی وفات کی اطلاع حکیم نورالدین خلیفہ اول کو دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

"میرا لڑکا بشیر آج فوت ہوگیا۔ اس واقعہ سے جس قدر مخالفین کی زبانیں دراز ہوں گی۔ اور موافقین کے دلوں میں شبہات پیدا ہوں گے اس کا اندازہ نہیں ہوسکتا۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۲)

حکیم نورالدین نے بچے کی رحلت پر اس طرح قلق کا اظہار کیا:

"اگر میرا بیٹا مر جاتا تو میں کچھ پرواہ نہ کرتا۔ مگر بشیر اول فوت نہ ہوتا۔ مگر وہ پیشگوئی کے جھوٹا ثابت ہونے سے ابتلا میں نہ پڑتے، اور اس صدمہ میں میاں محمود خان نے یہ کہا کہ اگر میرے سامنے ہزار بیٹے قتل کر دیئے جاتے تو مجھے افسوس نہ ہوتا جتنا بشیر کی وفات سے ہوا۔ مجھے (نورالدین کو) حسبت مرزا میں شکست دے دی"

الفضل قادیان ۳۰ اگست ۱۹۲۲ء

پہلے لڑکی پیدائش اور بعد میں لڑکے کی پیدائش کے بعد موت سے جو خفت اٹھانا پڑی۔ اس کا کچھ حال مرزا صاحب کے بیٹے مرزا بشیر احمد کی زبانی سنئے:

"عظیم الشان بیٹے کی بشارت کا الہام اس قدر شان و شوکت کے ساتھ خدا نے دیا تھا۔ کہ حضور نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اس کا اعلان فرمایا۔ جس کی وجہ سے لوگ چشم براہ ہوگئے مگر اللہ نے بھی ایمان کے راستے میں ابتلا رکھے ہیں۔ سو قدرت خدا مئی ۱۸۸۶ء میں لڑکی پیدا ہوگئی۔ جس سے ملک میں زلزلہ آگیا۔ گو حضور نے اشتہار اور خطوط کے ذریعہ اعلان فرمایا کہ وحی الٰہی نے اس حمل کی قید نہیں رکھی تھی۔ جس سے کچھ لوگ سنبھل گئے۔ دوسرے حمل یعنی اگست ۱۸۸۷ء میں حضرت کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام بشیر احمد رکھا۔ اس کی پیدائش پر بڑی خوشی منائی گئی کیونکہ لوگوں اور خود حضرت صاحب کو خیال تھا کہ یہی وہ موعود لڑکا ہے۔ غرض بشیر اول کی پیدائش سے رجوع عام کا باعث ہوئی۔ مگر قدرت اللہ کی ایک سال بعد یہ لڑکا اچانک فوت ہوگیا۔ بس پھر کیا تھا ملک میں ایک طوفان عظیم برپا ہوگیا۔ حضرت صاحب نے لوگوں کو سنبھالنے کے لیے اشتہاروں اور خطوط کی بھرمار کردی اور لوگوں کو سمجھایا کہ میں نے کبھی یہ یقین ظاہر نہیں کیا تھا۔ کہ یہی وہ مولود لڑکا ہے۔ چنانچہ بعض لوگ سنبھل گئے۔ لیکن اکثر ملک پر مایوسی کا عالم تھا۔ اور مخالفین میں اس قدر

کا موجب تھا۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۹۰)

بیٹے کی وفات پر جو ندامت ہوئی اس کا کچھ اظہار مرزا صاحب نے اپنے خط بنام حکیم نورالدین میں کر چکے ہیں۔ لیکن پیشگوئی پورا نہ ہونے پر مرزا صاحب ہمت نہ ہارتے تھے۔ اور بڑے زور و شور سے اس کی تاویلیں شروع کر دیتے تھے۔ اور تنقید کرنے والوں کے خلاف گالی گلوچ پر اتر آتے تھے۔ مثال کے طور پر:۔

"میرے دعوے کی سب تصدیق کرتے ہیں مگر بدکار عورتوں کی اولاد مجھے نہیں مانتے"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۷)

"دشمن ہمارے بیابانوں کے خنزیر ہو گئے اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں" وغیرہ وغیرہ

(انوار الاسلام صفحہ ۳۰)

چنانچہ بیٹے کی وفات پر جو فضیحت ہوئی۔ اس کے جواب میں مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا۔

"ناظرین پر منکشف ہو کہ بعض مخالفین پسر متوفی بشیر احمد کی وفات کا ذکر کرکے اپنے اشتہارات و اخبارات میں طنز سے لکھتے ہیں کہ وہ وہی بچہ ہے جس کی نسبت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸ اگست ۱۸۸۷ء میں ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب عظمت و دولت ہوگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ خدا نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت کہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ جو فوت ہو گیا۔ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا۔ اور اس کے بعد کی عبارت (یعنی مصلح موعود) دوسرے بشیر کی نسبت ہے (جو آئندہ پیدا ہوگا)" مرزا غلام احمد سبز اشتہار (یکم ستمبر ۱۸۸۸ء)

"۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں جو کہ بظاہر ایک لڑکے کی بابت پیشگوئی سمجھی گئی تھی۔ درحقیقت دو لڑکوں کی بابت پیشگوئی تھی"

(رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۳)

ابھی اور خیالات مقدر میں تھی۔ سو اللہ تعالیٰ نے ایک اور بیٹا دے دیا جس پر اعلان کرتے ہیں

"میرا چوتھا لڑکا جس کا نام مبارک احمد ہے۔ اس کی نسبت پیشگوئی کی گئی تھی۔ سو خدا نے میری تصدیق کے لیے اور تمام مخالفین کی تکذیب کے لیے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو عطا کر دیا" (تریاق القلوب صفحہ ۴۳)

اس بیٹے کے بارے میں جسے مرزا صاحب نے "مانند خدا" اور "مصلح موعود" کہا تھا یوں تعجب سے اظہار کرتے ہیں:

"عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام نے صرف مہد میں باتیں کیں۔ مگر اس لڑکے نے ماں کے پیٹ میں باتیں کیں" (تریاق القلوب صفحہ ۴۱)

اس صاحبزادے نے ابھی زندگی کی آٹھ بہاریں دیکھی تھیں کہ علیل ہو گئے۔ مرزا صاحب پریشان ہو گئے اور صحت یابی کے لیے دعا مانگی۔ جس کی قبولیت کا اعلان بذریعہ اخبار البدر ۲۵ اگست ۱۹۰۷ء میں یوں ہوا۔

"دعا قبول ہو گئی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے صحت کی بشارت دے دی"

اس پر مبارک سلامت شروع ہو گئی۔ اور اسی بیماری کے دوران ہی ڈاکٹر عبدالستار کی صاحبزادی مریم سے اس بچے کا نکاح بھی کر دیا۔ (الفضل قادیان)

لیکن قادر مطلق نے نہ چاہا کہ وہ بچہ جسے مثیل خدا بنایا گیا ہے۔ اس دنیا میں رہے اور فرشتہ اجل نے اس موعود بیٹے کی روح قبض کر لی۔ معتقدین کو اس سانحہ کی اطلاع ملی تو وہ بھی پریشان ہوئے۔ کہ ابھی تو بشیر اول کی وفات سے جو ندامت ہوئی تھی۔ اس سے ہی نجات نہیں ملی تھی۔ اب اس آفت پر کیا حشر ہوگا۔

مگر مرزا صاحب نے کہ ہمت پھر باندھی۔ اور دلیل میں تو یدطولیٰ رکھتے تھے۔ اس دفعہ نئی ترکیب سوجھی اور مندرجہ ذیل مضمون کے بیان جاری کر نا شروع کر دیئے:

مبارک فوت ہو گیا۔ مجھے بعض الہاموں میں بھی بتایا گیا تھا کہ یہ لڑکا بہت خدا رسیدہ ہوگا۔ یا بچپن میں فوت ہو جائے گا۔ سو ہم کو اس لحاظ سے خوش ہونا چاہیے۔ کہ خدا کا کلام پورا ہوا" (سیرت المہدی حصہ اول ۱۵۸)

اس پر حلقہ بگوشوں نے اور دیگر لوگوں نے بھی کہا حضرت وہ خدا نما کیا جسے یہ معلوم نہیں۔ کہ یہ بچہ عمر پائے گا یا کم عمری ہی میں فوت ہو جائے گا۔ ایسی بات تو نجومی کرتے ہیں۔ جو بعد میں بعد ہوتے ہیں اور کہتے ہیں حساب میں دونوں باتیں آ رہی ہیں۔ عمر دراز، اور کم عمر۔

فضیحت تو بہت ہوئی مگر مرزا صاحب ہار ماننے والے نہ تھے۔ اس کا بھی حل نکال لیا۔ اور وحی آ گئی

"خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا۔ ساتھ ہی خدا نے یہ الہام بجز وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دی۔ تاکہ یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ زندہ ہے"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۳۳)

مرزا صاحب کا یہ بشارتی الہام بھی پورا نہ ہوا اور ایک سال بعد خود اس دنیائے فانی سے رخصت ہو گئے۔ اس عرصہ میں کوئی بچہ پیدا نہ ہوا۔ اس طرح اس شرمندگی کو کفن نے ڈھانپ لیا۔

سو ہمارے قادیانی دوستو! یہ ہے اس عظیم الشان "مصلح موعود" والی پیشگوئی کی حقیقت اور عبرتناک انجام جس کو آپ حضرات آنکھیں بند کرکے ہر سال ۲۰ فروری کو بڑے طمطراق سے مناتے ہیں۔

آپ کو اپنے کسی مخالف کی کتاب پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ کاش آپ حضرات اندھے اعتقاد کو چھوڑ کر صرف خشیت خدا سے کام لیتے ہوئے اپنے پیشواؤں کے بیانات کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کریں تو انشاءاللہ آپ پر روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا۔ کہ آپ کے خود ساختہ نبی اور خلفاء کیسے کیسے ہتھکنڈوں اور مکاری سے آپ کو اور آپ کے بال بچوں کو اسلام سے کاٹ کر علیحدہ بھی کر دیا۔ اور آپ کو احساس تک نہیں۔

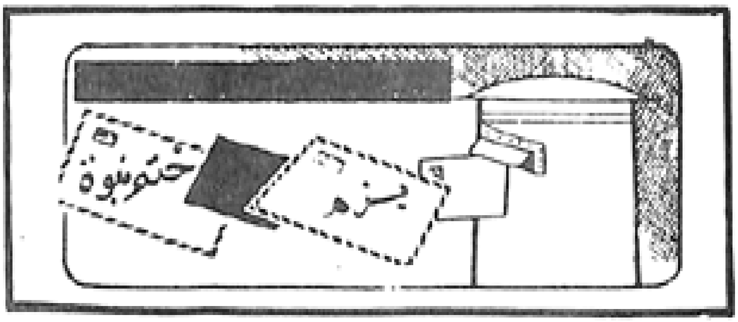

ختم نبوت اچھا پرچا ہے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا ہفت روزہ ختم نبوت پرچا ۱۳ جنوری تا ۱۰ فروری کا پڑھا۔ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی مشغولیت اور جدوجہد کے دور میں اچھا پرچہ نکل رہا ہے۔ جو مسلمانوں کی رہبری کر رہا ہے۔ خدا کرے آپ کی یہ کوشش کامیاب ہو۔

(مجید چھور سندھ یونیورسٹی کالونی جامشورو)

ہم ختم نبوت کے شدت سے منتظر رہتے ہیں

جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحفظ ختم نبوت کا بے باک ترجمان اور ملت اسلامیہ کے دل کی آواز ہفت روزہ ختم نبوت پابندی سے آرہا ہے اور خوب سے خوب تر صورت سے مزین ہے یہاں شہر محبوب نگر میں تو ہم ختم نبوت کے شدت سے منتظر رہتے ہیں اور پرچہ ملتے ہی سب کام چھوڑ چھاڑ اس کے مطالعہ میں محو ہو جاتے ہیں۔ آپ کے لیے اور آپ کے معاونین کے لیے دل کی گہرائیوں سے دعا نکلتی ہے رب العزت اس پرچے سے اسلام کی عظیم خدمات لے اور یہ پرچہ دنیا کا ممتاز اور منفرد اسلامی پرچہ بن جائے آمین۔

محمد امیر اللہ خان
ناظم مدرسہ سراج العلوم محبوب نگر
(بھارت)

لائبیریا سے ایک خط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ امید ہے کہ مزاج اچھا ہوگا۔ ایک سال سے باقاعدہ آپ کا رسالہ "ختم نبوت" مطالعہ میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے رفقاء کو مزید ہمت و جرأت عطا کرے کہ آپ خوب سے خوب تر کی طرف بڑی سرعت سے بڑھ رہے ہیں ختم نبوت بڑا جاذب توجہ ہے۔

دعاؤں کا طالب
علاء الدین ندوی
لائبیریا (افریقہ)

ختم نبوت کی مثل اور کوئی ترجمان نہیں ہے

محترم ایڈیٹر صاحب

سلام مسنون

آپ کا ہفت روزہ پڑھنے کے بعد دل سے دعا نکلی۔ آپ سب کو ہزاروں مبارک باد۔ آپ کا رسالہ ہفت روزہ "ختم نبوت" توحید و رسالت اور مسئلہ ختم نبوت کی روشنی سے امت مسلمہ کے دلوں کو نور ایمانی سے منور کر رہا ہے۔ یہ رسالہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مشن کی ترجمانی کر کے عالم اسلام کی نظروں میں شمس و قمر کی سی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ اس کی مثل کوئی اور ترجمان نہیں ہے۔

والسلام ڈاکٹر ابو معاویہ
احرار کوٹ مراد خان قصور

ختم نبوت کا ترجمہ بنگلہ میں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ آپ کا رسالہ ہفت روزہ ختم نبوت پابندی سے پہنچ رہا ہے۔ بین الاقوامی جدید انداز ہونے اور اونچا معیار ہونے کی وجہ سے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت محنتوں کو قبول فرمائے۔ ختم نبوت کانفرنس ۲۰، ۲۱ فروری ۸۶ء کو بروز جمعرات جمعہ برہمن باڑیہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس تاریخی کانفرنس میں ڈھاکہ، چاٹگام، سلہٹ اور پورے ملک سے تمام مکاتیب فکر کے علماء اور راہنمائے قوم شرکت کریں گے۔ اس کانفرنس کے لیے تیاریاں زور و شور سے شروع کر دی گئی ہیں۔ انشاء اللہ چند دن کے اندر ہفت روزہ "ختم نبوت" کا بنگلہ زبان میں ترجمہ کر کے مجلس بنگلہ دیش کی طرف سے شائع کریں گے اور اس کی ایک کاپی ارسال کریں گے

محمد ابوالقاسم
صدر جمعیت تحفظ ختم نبوت بنگلہ دیش

انٹرنیشنل ختم نبوت کی مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے

کافی عرصہ سے یہ تمنا تھی کہ ختم نبوت کے مسئلہ کے لیے انٹرنیشنل سطح پر کام کرنے کے لئے کوئی رسالہ یا اخبار ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے آپ باہمت لوگوں کے دلوں میں یہ چیز ڈالدی۔ آپ حضرات نے اس کا انتظام کر کے پوری امت پر احسان فرمایا جب سے آپ نے انٹرنیشنل ختم نبوت کا کام شروع کیا ہے اس کو چار چاند لگ گئے ہیں اور یہ دن بدن مقبول ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے مسلمانوں کو متحد ہو کر اسلام دشمن طاقتوں سے لڑنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(حافظ عبدالرحمٰن جنوبوم ضلع سیالکوٹ)

مرزا غلام احمد اور افغان حکومت

مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیر والی

مرزا غلام احمد قادیانی نے گورنمنٹ برطانیہ کے ایماء پر حرمت جہاد کا فتویٰ دیا۔ اور اپنے جن خیالات ونظریات کا اپنی تصانیف میں بار بار اعادہ کیا وہ قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کرنے والوں پر بخوبی عیاں ہے۔

(۱) مرزا اپنی کتاب "شہادۃ القرآن" کے ص پر لکھتے ہیں "بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ (برطانیہ) سے جہاد کرنا درست ہے یا نہیں؟ یاد رہے کہ یہ سوال ان کا نہایت حماقت کا ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ یہ ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔"

(۲) "تریاق القلوب" کے ص ۲۵ پر لکھتے ہیں "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے۔ میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارہ میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

(۳) کتاب "اربعین" کے ص ۹ پر لکھتے ہیں "جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا۔ پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔"

(۴) ضمیمہ "رسالہ جہاد" کے ص ۱۲ پر لکھتے ہیں "ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام ہے۔ میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ اب سے تلوار کے جہاد کا خاتمہ ہے۔"

(۵) "خطبہ الہامیہ" کے ص ۲۵ پر لکھتے ہیں "یہ بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔ پس کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد کے نشان اور دلائل کے جہاد کے باقی نہیں رہا۔"

(۶) "تبلیغ رسالت" جلد سوم ص ۱۹۶ پر لکھتے ہیں "میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض اور جہاد حرام ہے۔"

(۷) "تبلیغ رسالت" جلد چہارم ص ۲۶ پر لکھتے ہیں "میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کر کے عرب مصر بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں۔"

(۸) اسی کتاب کی جلد ہفتم ص ۱۷ پر لکھتے ہیں "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مہدی اور مسیح مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

(۹) جلد ہشتم ص ۱۲ پر لکھتے ہیں "چند ایسے عقائد جو غلط فہمی سے اسلامی عقائد سمجھے گئے ہیں۔ اور ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو اپنا عقیدہ بنائے وہ گورنمنٹ کے لئے خطرناک ہے۔"

(۱۰) جلد نہم کے ص ۳۶ پر لکھتے ہیں "آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے۔ وہ خدا اور اس کے رسول کا نافرمان ہے۔"

(۱۱) جلد دہم کے ص ۲۶ پر لکھتے ہیں "میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی ممانعت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں۔"

(۱۲) جلد نہم کے ص ۷ پر لکھتے ہیں "اس فرقہ (مرزائیہ) میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں۔ اور نہ اس کی انتظار ہے۔"

ہم نہایت اختصار سے کام لیتے ہوئے صرف ان چند حوالہ جات پر ہی اکتفا کرتے ہیں کہ یہ تھے جہاد کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات اور نظریات حرمت جہاد کے بارہ میں مرزا صاحب کے رسائل جب افغانستان پہنچے تو حکومت نے اس کا سختی سے نوٹس لیا

افغان حکومت

افغان فرمانرواؤں نے معاملے کی نزاکت کے پیش نظر جو رویہ اختیار کیا وہ رویہ جہاں ایک طرف تاریخ افغانیت کا ایک روشن باب ہے وہاں دوسری طرف تاریخ اسلام میں ایک ایسا کارنامہ ہے جو سنہری حروف میں لکھے جانے کے قابل ہے۔ کیونکہ افغانستان کے حکمران نے اسلام کے اہم ترین مسئلہ ارتداد کی روشنی میں مرزا غلام احمد کے بھیجے ہوئے قادیانی مبلغوں کو ہر دور میں سنگسار کرا کر واصل جہنم کیا۔

پہلا قادیانی مبلغ

امیر عبد الرحمٰن خان کے دور حکومت میں ایک شخص عبد الرحمٰن قادیانی وہ پہلا مبلغ تھا جسے ۱۹۰۱ء میں خاص ہدایات دیکر خصوصی مشن پر افغانستان بھیجا گیا تاکہ وہاں جہاد کے خلاف افغان باشندوں کو گمراہ کر کے جذبہ جہاد کو سرد کرنے کی کوشش کرے۔ سیاسی طور پر افغانستان کے لئے یہ دور مشکل دور تھا۔ افغانستان اور ہندوستان کے حکمران

انگریزوں کے درمیان چپقلش اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی اور غالباً یہی وجہ تھی کہ ان دنوں افغان باشندوں میں انگریزوں کے خلاف جذبہ جہاد اپنے عروج پر تھا سب سے پہلا قادیانی مبلغ عبدالرحمٰن مخالفت جہاد کے خیالات کی تشہیر کرتے ہوئے پکڑا گیا اور کیفر کردار کو پہنچا۔

دوست محمد شاہد قادیانی، تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۱۸۸ پر اس قادیانی مبلغ کے متعلق لکھتے ہیں کہ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے قادیان میں حضور اقدس (یعنی مرزا غلام احمد) کے مخالفت جہاد پر رسائل پڑھے تو ان پر مسئلہ جہاد کی حقیقت بالکل آشکار ہوگئی۔ کچھ عرصہ قادیان قیام کے بعد کابل گئے۔ جب انہوں نے مسئلہ جہاد کے متعلق اپنا مسلک پیش کیا تو والئے افغانستان امیر عبدالرحمٰن خاں سے شکایت کی گئی۔ جسے بعض شریروں نے زیادہ بھڑکا دیا۔ اور ظاہر کیا کہ یہ ایک پنجابی شخص کا مرید ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کی تعلیم یہ ہے کہ انگریزوں سے جہاد درست نہیں۔ بلکہ اس زمانے میں وہ قطعاً جہاد کا منکر ہے۔ امیر عبدالرحمٰن خاں نے جب یہ سنا تو سخت برافروختہ ہو کر حضرت عبدالرحمٰن کی نظر بندی کا حکم دے دیا۔ اور بالآخر آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر دم بند کر کے نہایت بے دردی سے شہید کیا گیا۔ یہ حادثہ ۱۹۰۱ء کا ہے۔"

دوسرا قادیانی مبلغ

امیر حبیب اللہ خان والی افغانستان کے عہد میں عبداللطیف قادیانی وہ دوسرا مبلغ تھا جسے سنگسار کیا گیا۔ مرزا غلام احمد اس کی سنگساری کا واقعہ تبلیغ رسالت جلد نہم صفحہ ۱۲۳ پر یوں بیان کرتے ہیں کہ "صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کابل کے ایک معزز اور نامور رئیس تھے۔ جن کے مرید پچاس ہزار کے قریب تھے۔ جب وہ میری جماعت میں داخل ہوئے تو محض اس قصور سے کہ میری تعلیم کے مطابق جہاد کے مخالف ہو گئے تھے۔ امیر حبیب اللہ خان نے نہایت بے رحمی سے ان کو سنگسار کر دیا۔ پس کیا تمہیں توقع ہے کہ تمہیں اسلامی

باقی صفحہ ۲۶ پر

کیا؟ مرزا قادیانی کی بیعت مدار نجات ہے

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لیکر آج تک مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ قرآن پاک سنت نبوی اور حدیث شریف پر ایمان لانا اور ان پر عمل کرنا ہی نجات کے لئے ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے، اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول برحق حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ چودہ سو سال سے تمام مسلمان اللہ تعالیٰ اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کو ہی مدار نجات مانتے چلے آتے ہیں لیکن مرزا قادیانی قرآن اور حدیث کے خلاف رقمطراز ہیں۔

"اب دیکھو کہ خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا۔ اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔"

(حاشیہ اربعین نمبر۴ صفحہ ۶)

کہاں ہیں لاہوری جماعت کے علماء اور ممبر؟ اپنی آنکھوں سے مرزا قادیانی کی محبت کی پٹی اتار کر اس عبارت کو پڑھیں اور بلفظ غور کریں کہ کیا انہی اسلامی مسائل کی تجدید کی ہے یا سرے ہی سے انہوں نے اسلامی اصولوں کو بدل ڈالا ہے۔ مرزا قادیانی سے پیشتر ایک بیگانہ کافر اور مشرک کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھ کر قرآن اور سنت نبوی پر عمل کر کے نجات کا مستحق ہو جاتا تھا۔ مگر اب کوئی لاکھ دفعہ بھی کلمہ شریف پڑھے اور ساری عمر قرآن وسنت پر بھی عمل کرتا رہے لیکن مرزا قادیانی کی بیعت نہ کرے اور ان کی تعلیم پر عمل نہ کرے تو اس کی نجات نہیں ہو سکتی۔ کیا اس نے اسلامی اصولوں کو منسوخ کرنے میں کوئی کسر باقی چھوڑی ہے؟ پہلے تو نجات کے لئے قرآن وسنت کی پیروی کی ضرورت تھی۔ لیکن اب مرزا کی بیعت کرنے اور ان کی تعلیم پر عمل پیرا ہونے کے بغیر کسی کی نجات ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ مرزا قادیانی کا ایک اٹل فیصلہ ہے۔ لاہوری جماعت اس الہام کو تاویلات کے شکنجے میں نہیں جکڑ سکتی۔

مرزا قادیانی نے دوسری جگہ لکھا ہے

> وَاللّٰہِ اِنِّیْ غَالِبٌ وَسَیَظْہَرُ شَوْکَتِیْ
> وَکُلٌّ ھَالِکٌ اِلَّا مَنْ قَعَدَ فِیْ سَفِیْنَتِیْ

(ترجمہ) خدا کی قسم میں غالب ہوں اور عنقریب میری شوکت ظاہر ہو جائے گی اور ہر ایک ہلاک ہوگا مگر وہی بچے گا جو میری کشتی میں بیٹھ گیا ہو (البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۱)

اس جگہ بھی مرزا قادیانی نے صاف الفاظ میں پیشگوئی کی ہے کہ جو شخص میری کشتی میں نہیں بیٹھا وہ ہلاک ہو جائیگا ناظرین مرزا قادیانی نے جو کشتی بنائی ہے اس کا نام "کشتی نوح" رکھا ہے اور وہ کاغذ کی کشتی ہے۔ یہ مشاہدہ ہے کہ جو شخص کاغذ کی کشتی میں بیٹھے گا وہ اس کشتی کے غرق ہو جائے گا۔

مرزائیو! اگر جانے کیجئے پر اعتبار نہ ہو تو آنے والے ساون بھادوں میں جب تمہاری جائے رہائش کے نزدیک ترین دریا میں طغیانی آئے تو مرزا قادیانی کی بنائی ہوئی "کاغذ کی کشتی نوح" کو دریا میں ڈال کر اس پر بیٹھ جاؤ۔ اور پھر دیکھو کہ تمہارے مجدد، مسیح موعود اور ظلی و بروزی نبی کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے یا ہمارا مشاہدہ درست ثابت ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی کو ٹیچی ٹیچی مبارک کی وساطت سے ایک الہام ان الفاظ میں ہوتا ہے:

"فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ" (البشریٰ،

باقی صفحہ ۲۶ پر

جاسوسی کے کرشمے

تحریر: محمد فیاض

ایک شخص جو ۱۵ روپے ماہوار پر ملازم ہوا

اور پھر کروڑوں میں کھیلنے لگا کیوں اور کیسے؟

من گھڑت اور جھوٹے الہامات سے مرزا قادیانی کی شہرت کا آغاز ہوا۔ ورنہ مرزا خود حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۱۱ پر رقم کرتے ہیں۔ "والد صاحب کی قلیل آمدنی پر ہمارا گزر بسر ہوتا تھا اور بیرونی لوگوں میں مجھے کوئی نہیں جانتا تھا میں ایک گمنام انسان تھا۔ جو قادیان جیسے ویران گاؤں کے زاویہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا"۔ مرزا نے قرآن کی غلط تاویلیں کیں۔ اور انگریزوں سے وفاداری کا درس دیا مرزا اپنی کتاب شہادت القرآن میں اپنے ایک اشتہار صفحہ نمبر ۳ کو نقل کیا ہے "میرا مذہب جسکو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے۔ کہ اسلام کے دو حصے ہیں ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ دوسری اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ظالموں کے ہاتھوں اپنے سایہ میں پناہ دی اور وہ سلطنت برطانیہ ہے"۔ پہلی جنگ عظیم میں مرزا اور اس کے ساتھیوں نے انگریزوں کی دل کھول کر مدد کی۔ ہندوستانی فوج کے ساتھ ایک یا دو قادیانی منسلک ہو کر جاسوس کے فرائض انجام دیتے۔ مرزا محمود کا سالہ ولی زین العابدین جمال پاشا کی معرفت ترکی میں ایک اچھے عہدے پر فائز ہو گیا۔ مگر جس وقت انگریزی فوج ترکی میں داخل ہوئی تو اس کے ساتھ مل گیا۔ اور ترکی میں قتل و غارت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قادیانیوں نے بغداد میں بھی ایسا ہی کیا۔ مگر جب ۱۹۲۴ء میں عراق کی حکومت کو ان کی حقیقت معلوم ہوئی تو ان کو ملک سے نکال دیا۔ مرزا محمود نے خطبہ مطبوعہ الفضل ۳۱ اگست ۱۹۲۳ء میں اعتراف کیا کہ عراق فتح کرانے میں احمدیوں نے خون بہایا اور میری تحریک پر سینکڑوں لوگ بھرتی ہو کر گئے" جب ۱۹۱۹ء میں انگریزوں کی افغانستان کے ساتھ جنگ چھڑی تو قادیانیوں نے وہاں بھی جاسوسی کا کام سر انجام دیا۔ مگر وہاں کی حکومت نے انھیں سنگسار کر ڈالا۔ انگلستان کے وزیر اعظم لائیڈ جارج نے قادیانیوں کی خدمات کا کھلم کھلا اعتراف کیا ہے پہلی جنگ عظیم کے بعد افریقہ میں قادیانیوں نے اپنی سرگرمیاں شروع کیں۔ تو چرچ آف انگلینڈ کے ایک نمائندے نے "قادیانی مشن کی سرگرمیاں" کے عنوان سے ایک کتاب لکھی۔ اس نے لکھا کہ میں نے انگلینڈ کی وزارت خارجہ سے تذکرہ کیا۔ کہ قادیانی مشن عیسائیت کے خلاف شد و مد کے ساتھ پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ اور حضرت مسیح کی تحقیر کرتے ہیں۔ آخر انہیں برطانوی سرپرستی کیوں حاصل ہے وزارت نے جواب دیا۔ کہ آپ ان کا چرچ کی سطح پر مقابلہ کریں ہماری سیاسی ضرورتیں ان سے وابستہ ہیں اور اگر دیکھا جائے تو وزارت نے صحیح کہا کیونکہ مرزا خود لکھتے ہیں۔ "ہم نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنا خون دینے سے کبھی گریز نہیں کیا"۔ مرزا صاحب تبلیغ رسالت جلد ہفتم میں لکھتے ہیں "میں مہدی ہوں۔ برطانوی حکومت میری تلوار ہے میں انگریزوں کی فتح سے کیوں خوشی نہ ہو۔ ہم ہر جگہ اپنی تلوار کی چمک دیکھنا چاہتے ہیں" تاریخ انسانی میں مرزا جیسے غدار شاید ہی پیدا ہوئے ہوں۔ جنہوں نے اپنا مذہب اور اپنی عزت و آبرو کو نیلام کر دیا ہو۔ مرزا اپنی کتاب میں ایک جگہ لکھتے ہیں "جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مسیح موعود مان لینا ہی جہاد کا انکار ہے" اس نے صاف طور پر انگریزوں کی وفاداری کا اعلان کر دیا۔ ایک رسالہ فوراً لکھ لیا۔ جس میں لکھا "اس وقت حکومت کے پاس میرا کوئی ہم عصر اور نصرت و تائید میں میرا مثیل نہیں میرا وجود انگریزی حکومت کے لئے ایک تلوار ایک حصار اور تعویذ کی حیثیت رکھتا ہے"۔ مرزا صاحب کی تمام کتابیں انگریزوں کے ساتھ وفاداری کے درس ہی پر مشتمل ہیں۔ اس بات کا اعتراف مرزا صاحب خود اپنی ایک کتاب تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ نمبر ۱۰ پر فرماتے ہیں۔ "میری عمر اس وقت ساٹھ برس ہے۔ اس عمر تک ایک اہم کام میں مشغول ہوں۔ کہ مسلمانوں کے دلوں کو حکومت برطانیہ کی سچی محبت خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیر دوں اور کم فہموں کے دلوں سے جہاد کا غلط خیال نکال دوں میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کے دلوں پر میری تحریر کا بہت اثر ہوا اور لاکھوں انسانوں کی زندگیوں کے اندر تغیر آ گیا۔" مرزا آگے ایک جگہ لکھتے ہیں۔ "وہ اس وقت میرے مریدوں کی ایک جماعت تیار ہو گئی ہے۔ جو انگریزوں کو میرے مرنے کے بعد بھی کئی عرصہ تک کام آئے گی" جب پاکستان قائم ہوا۔ تو مرزائیوں نے اپنی دہشت گردی کے لئے ربوہ کا انتخاب کیا۔ انگریزوں کے مفاد کے لئے پیام اسلام لینا شروع کر دیا۔ اور ملک میں گندے عزائم کو پروان چڑھانے والی تحریکوں اور مسلمانوں کے اندر تفرقہ بندیاں پیدا کرنے کی زمام عموماً قادیانیوں نے سنبھالی مگر ہماری وہ حکومت جو اٹھتے بیٹھتے اسلام، اسلام ہی کا نام لیتی ہے یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی خاموش تماشائی بنی ہوئی ہے آخر کیوں کیا قرآن نے مرتد کو قتل کرنے کا حکم نہیں دیا۔ اگر دیا ہے تو پھر یہ بے حسی کیوں۔ کیا اس لئے کہ یہ سب کچھ عوام قبول کر چکی ہے۔ نہیں بقول ؎

ہم چپ ہیں کہ برہم نہ ہو بزم کا نظام
یہ سمجھتے ہیں کہ طاقت فریاد نہیں

خدارا۔ منتظمین حکومت کچھ سوچئے اور ماضی میں جھانک کر مرزائیوں کی حقیقت کو دیکھئے۔ یہ ملک و قوم کے غدار ہیں۔ اب وقت ہے۔ کہ حکمران وہ کام کر دکھائیں جس سے صدیق اکبرؓ کے دور خلافت کی یاد تازہ ہو جائے یعنی ان مرتدین سے اس ملک کو بچالیں اور ان کے لئے سزائے ارتداد جاری کریں۔ تاکہ ہم کہہ سکیں ؎

اب بھی زندہ ہے رگوں میں ہمارے ولولۂ صدیقؓ

چند حقائق چند دلائل

از: مولانا محمد اقبال رنگونی

مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں پہلے گزر چکا کہ وہ انگریزی حکومت کا خود کاشتہ پودا تھا۔ اور اس نے اپنی تمام توانائیاں اور صلاحیتیں انگریزوں کی خدمت کے لئے وقف کر رکھی تھیں کیونکہ وہ انہی کا لگایا ہوا پودا تھا۔ اور انہی کی تحریک سے سامنے نمودار ہوا تھا۔ مرزا صاحب نے خود لکھا:

"اے بابرکت قیصرہ ہند (ملکہ وکٹوریہ) تجھے یہ عظمت اور نیک نامی مبارک ہو، خدا کی نگاہیں اس ملک پر ہیں خدا کی رحمت کا ہاتھ اس رعایا پر ہے جس پر تیرا ہاتھ ہے۔ تیری ہی پاک نیتوں کی تحریک سے خدا نے مجھے بھیجا ہے تاکہ پرہیزگاری اور پاک اخلاق اور صلح کاری کی راہوں کو دوبارہ دنیا میں قائم کروں" (ستارہ قیصرہ ص۱۵)

مرزا قادیانی آئے ہی اس لئے تھے کہ انگریزی حکومت کے جو مقاصد تھے وہ پورے کئے جائیں۔ ان میں سے بڑا مقصد مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کا نکالنا تھا اور یہ اس وقت تک ناممکن تھا جب تک کسی کو مسیح موعود کے روپ میں کھڑا کر دیا جائے۔ مرزا صاحب نے خود اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ وہ ملکہ وکٹوریہ کے اغراض کی تائید کے لئے ظہور میں آیا۔

"اس نے اپنے قدیم وعدہ کے موافق جو مسیح موعود کے آنے کی نسبت تھا آسمان سے مجھے بھیجا تا میں اس مرد خدا کے رنگ میں ہو کر جو بیت اللحم (بقول عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے پیدائش) میں پیدا ہوا اور ناصرہ میں پرورش پائی۔ حضور ملکہ معظمہ کے نیک اور بابرکت مقاصد کی اعانت میں مشغول ہوں۔ اس نے مجھے بے انتہا برکتوں کے ساتھ چھوا اور اپنا مسیح بنایا تا وہ ملکہ معظمہ کے پاک اغراض کو خود آسمان سے مدد دے" (ستارہ قیصرہ ص۸)

مرزا صاحب ملکہ معظمہ کو ایک نور اور اس کے عہد کو ایک نورانی عہد شمار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میں بھی ایک نور ہوں۔ نور نے نور کو کھینچا۔

"اے ملکہ معظمہ تیرے وہ پاک ارادے ہیں جو آسمانی مدد کو اپنی طرف کھینچ رہے ہیں۔ اور تیری نیک نیتی کی کشش ہے جس سے آسمان رحمت کے ساتھ زمین کی طرف جھکتا جاتا ہے۔ اس لئے تیرے عہد سلطنت کے سوا اور کوئی بھی عہد سلطنت ایسا نہیں ہے جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے موزوں ہو۔ سو خدا نے تیرے نورانی عہد میں آسمان سے ایک نور (یعنی مرزا قادیانی) نازل کیا کیونکہ نور نور کو اپنی طرف کھینچتا ہے" (ایضاً ص۱۱)

مرزا صاحب کا کہنا تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بھی ملکہ وکٹوریہ کی تائید میں ہیں۔ لکھتے ہیں:

"اے ملکہ معظمہ قیصرہ ہند خدا تجھے اقبال اور خوشی کے ساتھ عمر میں برکت دے۔ تیرا عہد حکومت کیا ہی مبارک ہے کہ آسمان سے خدا کا ہاتھ تیرے مقاصد کی تائید کر رہا ہے تیری ہمدردی رعایا نیک نیتی کی راہوں کو فرشتے صاف کر رہے ہیں" (ایضاً ص۱۵)

الغرض مرزا صاحب جس طرح انگریزی اقتدار کی اطاعت کے لئے لوگوں کو تیار کرتے تھے اسی طرح ملکہ وکٹوریہ کے حسن و جمال اور عہد سلطنت کی مدح و ثنا اور تعریف و توصیف کے پل بھی باندھا کرتے تھے۔ ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی کو بھی مرزا صاحب نے نہایت عقیدت سے منایا، زور و شور سے اس کا اعلان اشتہارات کی شکل میں کیا تقریباً پوری جماعت نے اس مبارک موقع پر حاضری دی۔ اور نہایت الحاح و زاری کے ساتھ ملکہ وکٹوریہ اور اس کے اقتدار کے لئے دعائیں کی گئیں۔

مرزا صاحب اس دن پھولے نہ سماتے تھے خود لکھتے ہیں:

"یہ مبارک جلسہ تمام احباب کا جنہوں نے بڑی خوشی سے باہم چندہ کر کے اس کا اہتمام کیا۔ ۲۰ جون ۱۸۹۷ء سے شروع ہوا۔ اور ۲۲ جون ۱۸۹۷ء (یعنی تین دن) کی شام تک بڑی دھوم دھام سے اس کا اہتمام رہا چنانچہ پہلے روز میں تمام جماعت نے جو حاضر مریدوں کی جماعت ہے جن کے ذیل میں نام درج ہوں گے بڑے صدق دل سے حضور قیصرہ اور خاندان شاہی اور برٹش گورنمنٹ کے حق میں اقبال اور شمول فضل الٰہی کی دعائیں کیں اور پھر جیسا کہ بیان کیا گیا وقتاً فوقتاً تمام لوازم ادا کئے گئے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت نے جس میں معزز ملازم سرکاری بھی شامل تھے ایسے صدق دل اور محبت اور پوری ارادت اور پورے شوق اور انبساط سے دعائیں کیں اور شکر گذاری ظاہر کی اور اہتمام غرباء کی دعوت میں چندے دیتے اور ایک رقم کثیر باہمی چندہ سے جمع کر کے بڑی سرگرمی اور مستعدی اور دلی خوشی سے تمام تجاویز جلسہ کو انجام تک پہنچایا کہ اس سے بڑھ کر خیال میں نہیں آ سکتا" (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۴۲۶)

ایک جگہ لکھا:

"ہم پر واجب ہے کہ ہم سچے دل سے نہ نفاق سے اس گورنمنٹ کے شکرگذار ہوں اور جناب قیصرہ ہند دام ظلہا کی عمر و اقبال اور دولت اور اس خاندان کے دوام اور بقاء کے لئے تہ دل سے دعا کریں" (ایضاً ص۴۳۲)

مرزا صاحب نے اس موقع پر خوشی سے بے قابو ہو کر ایک تار بھی روانہ کیا۔ وہ لکھتے ہیں:

"۲۰ جون ۱۸۹۷ء کو ہماری طرف سے مبارک باد کی تار برقی بحضور وائسرائے گورنر جنرل کشور ہند بمقام شملہ روانہ کی گئی" (ایضاً ص۴۲۵)

مرزا صاحب ملکہ وکٹوریہ کے وجود کو ایک نعمت خداوندی سمجھتے تھے۔ ان کا عقیدہ تھا کہ:

"ہم نے بار بار اپنی کتابوں میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ وجود حضرت قیصرہ ہند دام ظلہا ہمارے لئے ایک خدا کی نعمت ہے۔" (ایضاً ص ۳۲۳)

ملاحظہ کریں ملکہ وکٹوریہ کی کس کس طرح تعریف کی جا رہی ہے۔ کہیں ان پر خدا کا ہاتھ بتلایا جا رہا ہے کہیں خدا کی تائید ان کے شامل حال بتلائی جا رہی ہے کہیں فرشتوں کی تائید کا راگ الاپا جا رہا ہے۔ کہیں ان کو خدا کی نعمت قرار دیا جا رہا ہے۔ ان کے لئے دعائیں اور الحاح و زاری کے ساتھ مناجات کی جا رہی ہے۔ ان کے بقا اور ان کے اقتدار کے بقا کے لئے لوگوں سے دعاؤں کی درخواست کی جا رہی ہے۔ ان کے عہد کو نورانی اور رحمت و برکت سے مالا مال بتلایا جا رہا ہے۔ ان کی اطاعت و تابعداری کو فرض کا درجہ دیا جا رہا ہے انہیں اولوالامر قرار دے کر ان کے آگے گھٹنے ٹیکنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ آخر کیوں؟ کس لئے مرزا صاحب اتنے تڑپ اور بلبلا رہے تھے۔ اس کی واحد وجہ یہی کہ مرزا صاحب کے نبوت کا شیش محل ان کے زیر حکومت قائم رہ سکتا تھا۔ مرزا جی جو چاہتے کر سکتے تھے۔ کہہ سکتے تھے۔ کوئی روکنے ٹوکنے والا نہ تھا اسلام اور مسلمانوں کی بیخ کنی کے جو جو حربے استعمال کئے جا سکتے تھے وہ انہی انگریزوں کے اقتدار کے تحت ممکن تھے۔ اگر کوئی اسلامی سلطنت و مملکت ہوتی تو مرزا جی کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا۔ مرزا صاحب خود بھی ان تمام باتوں کا اعتراف کرتے ہیں چند حوالے جن کی خدمت ہیں ملاحظہ ہو!

"۱: میں اپنے اس کام کو نہ مکہ میں اچھی طرح چلا سکتا ہوں نہ مدینہ میں نہ روم میں نہ شام میں نہ ایران میں نہ کابل میں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کے لئے دعا کرتا ہوں۔" (مجموعہ اشتہارات دوم ص ۳۷۰ حاشیہ)

"۲: اگر ہم یہاں سے نکل جائیں تو نہ ہمارا مکہ میں گزارا ہو سکتا ہے اور نہ قسطنطنیہ میں۔ تو پھر کس طرح سے ہو سکتا ہے کہ ہم اس کے برخلاف کوئی خیال اپنے دل میں رکھیں۔" (ملفوظات احمدیہ جلد اول ص ۱۴۶)

"۳: میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ ہم پوری آزادی سے اس گورنمنٹ کے تحت میں اشاعت حق کر سکتے ہیں یہ خدمت ہم مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں بیٹھ کر بھی ہرگز بجا نہیں لا سکتے۔" (ازالہ اوہام ص ۵۰۹ حاشیہ)

"۴: اس کے (انگریزی) تدبر کے زیر سایہ امن اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں کہ کسی دوسری سلطنت کے نیچے ہرگز میسر نہیں کہ وہ امن حاصل ہو سکے کیا میں اس دعویٰ کو پھیلا سکتا ہوں کہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں اور یہ کہ تلوار چلانے کی سب روایتیں جھوٹی ہیں۔" (مجموعہ اشتہارات دوم ص ۳۱۶)

"۵: خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں۔" (تریاق القلوب ص ۲۸)

"۶: میرے اعلیٰ مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہو سکتے۔ اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی۔" (تحفہ قیصریہ ص ۲۷)

"۷: خدا کا شکر ہے کہ اس نے ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام چلا رہا ہوں جو کسی اسلامی سلطنت میں نہیں چلا سکتا تھا۔" (تحفہ قیصریہ ص ۲۷)

"۸: نہیں اس گورنمنٹ کے آنے سے وہ دینی فائدہ پہنچا ہے کہ سلطان روم کے کارناموں میں اس کی تلاش عبث ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد ۹ ص ۸)

"۹: ہم اس گورنمنٹ کے زیر سایہ جو آرام پا رہے ہیں وہ کسی اسلامی سلطنت میں بھی نہیں پا سکتے ہرگز نہیں پا سکتے۔" (ازالہ اوہام ص ۵۰۹)

"۱۰: شکر گزاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے جس کے زیر سایہ امن کے ساتھ یہ آسمانی کارروائی کر رہا ہوں۔" (مجموعہ اشتہارات دوم ص ۴۱۹)

"۱۱: خدا کی مصلحت ہے کہ اس نے اس گورنمنٹ کو چن لیا تا کہ اس کے زیر سایہ فرقہ احمدیہ ترقی کرے۔" (تبلیغ رسالت جلد ۱۰ ص ۱۲۳)

یہ اور اس قسم کے بہت سے اقتباسات ملتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ ساری کارروائی انگریزی اقتدار ہی کے تحت چل سکتی تھی اس کے بغیر کسی مقام و جگہ پر ہرگز نہ چل سکتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ مرزا صاحب ان کے اور ان کے اقتدار کے بقا کے خواہش مند تھے۔ اور اس بات میں کوشاں تھے کہ یہ سلطنت ہمیشہ ہمیشہ رہے تا کہ قادیانی نبوت اسلام کی بیخ کنی برابر کرتا رہے۔

یاد رکھئے۔ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر برحق ہمیشہ سایہ رحمت ایزدی میں پلتے ہیں۔ اور ان کے دین پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اس دین برحق کی اشاعت ہر جگہ اور ہر مقام پر ہو سکتی ہے اور ہوتی ہے۔ مرزا صاحب کی نبوت چونکہ انگریزوں کی طرف سے تھی اس لئے وہ انہی کے سایہ میں پلی اور کفر کے دامن کا سہارا حاصل کر کے پروان چڑھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ قدرت کا ایک ایسا زور دار تھپیڑا رسید ہوا کہ علماء ہوں یا فقہاء، محدثین ہوں یا مفسرین، مناظرین ہوں یا متکلمین، وزیر ہوں یا مشیر مملکت سب نے بالاجماع کفر کا فتویٰ دیا۔ اور حقیقت ظاہر ہو گئی۔ کہ یہ لوگ نہ صرف ننگ دین ہیں بلکہ ننگ وطن بھی ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت انگریزوں کی طرف سے عطا کردہ تھی اس کے لئے چند مزید ذیل ارشاد ملاحظہ کیجئے!

"ایک دفعہ کی حالت یاد آئی کہ انگریزی میں یہ الہام ہوا آئی لو یو (I LOVE YOU) یعنی میں تم سے محبت رکھتا ہوں۔ پھر یہ الہام ہوا۔ آئی ایم ود یو (I AM WITH YOU) یعنی میں تمہارے ساتھ ہوں پھر الہام ہوا۔ آئی شیل ہیلپ یو (I SHALL HELP YOU)

یعنی میں تمہاری مدد کروں گا۔ پھر الہام ہوا "آئی کین واٹ آئی ول ڈو" (I CAN WHAT I WILL DO) یعنی میں کر سکتا ہوں جو چاہوں گا پھر اس کے بعد بہت زور سے جس سے بدن کانپ گیا۔ یہ الہام ہوا۔ "وی کین وٹ وی ول ڈو" (WE CAN WHAT THE WILL DO) یعنی ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے۔ اور اس وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۴۸۰)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے پیچھے دراصل انگریزی طاقت کام کر رہی تھی انہوں نے مرزا صاحب کا انتخاب کیا اور مسلمانوں کے بالمقابل لا کھڑا کیا۔ اس الہام سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو بتایا گیا کہ تو کسی قسم کا فکر نہ کر یہ ہمارا عہد و اقتدار ہے ہم تیرے ساتھ ہیں تیری حفاظت کریں گے۔ تجھے پروان چڑھائیں گے۔ مرزا صاحب سوچتے ہیں کہ یہ کیسے ہوگا جبکہ مخالفین کی اچھی خاصی تعداد موجود ہے۔ اور مال و دولت کی آمدنی کا کیا ہوگا تو زور سے اس انگریز نے کہا کہ ہم کر سکتے ہیں جو چاہیں گے فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بس پھر کیا تھا مرزا صاحب کو اطمینان ہو گیا۔ مرزا صاحب کا خدا انگریز تو مرزا صاحب کا فرشتہ بھی انگریز تھا۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ:

"ایک فرشتہ کو میں نے بیس برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اس کی مثل انگریزوں کے تھی اور میز کرسی لگائے بیٹھا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اس نے کہا ہاں میں درشنی ہوں۔" (تذکرہ صفحہ ۳۱)

قادیانیت فتنہ ہے

تنظیم تحفظ ختم نبوت برائے طلبہ انوار العلوم کا ماہانہ اجلاس باجوہ کھوسو (جیکب آباد) میں ہوا۔ اس میں طلبہ کی اس تنظیم کے نائب صدر شبیر احمد منگلانی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس تنظیم کا مقصد عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ متحد ہو کر اس فتنہ کا قلع قمع کریں۔

تبصرہ کتب

تعارف و تبصرہ کے عنوان سے ہفت روزہ ختم نبوت میں نئی کتابوں پر تبصرہ کیا جاتا ہے اس تبصرے سے آپ کا کتب خانہ / ادارہ کی نئی طبع ہونے والی کتاب کا پوری دنیا میں تعارف ہوگا۔ اس بات کا خیال رہے کہ تبصرہ کے لئے کتاب کے دو عدد نسخوں کا بھیجنا ضروری ہے۔

(ادارہ)

مسنون دعائیں

یہ جیبی سائز کا خوبصورت کتابچہ حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری کا مرتب کردہ ہے جس میں صبح شام، سفر حضر، دکھ تکلیف، امن و جنگ غرض دن رات میں موقعہ محل کی مناسبت سے پڑھی جانے والی دعائیں بڑی خوبصورتی اور نفاست کے ساتھ اس چھوٹے سے کتابچے میں سمو دی ہیں آخر میں سورۂ یٰسین بھی کتابچے میں شامل کر دی ہے چونکہ یہ دعائیں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں اس لئے ان کا پڑھنا موجب خیر و برکت ہے جیبی سائز ہونے کی وجہ سے آپ سفر میں بھی اسے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔ سو صفحے کے اس کتابچہ کا ہدیہ تین روپے پچاس پیسے ہے۔ مکتبہ مدینہ بادشاہی روڈ مسجد آمنی کراچی کے پتہ سے حاصل کریں۔

قادیانی نبی اور غازی منجم

مرزا غلام احمد کی نبوت سیاروں کی زد میں

جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے یہ کتاب ملک کے مشہور نجومی غازی منجم آف راولپنڈی کی ترتیب دی ہے جس کی ابتدا قادیانیوں کی لاہوری جماعت کے ایک ذمہ دار شخص کی خط و کتابت سے ہوئی وہ سلسلے بڑھتے بڑھتے مرزا قادیانی کی ذات اور پھر عدالت تک جا پہنچا — ۱۲۹ کی اس کتاب میں خط و کتابت کی وہ تفصیلات عدالتی روداد اور مرزا قادیانی کی ذات پر دلچسپ انداز میں بحث کی گئی ہے۔ مرزائی کہتے ہیں کہ رمضان کے مہینے میں چاند اور سورج کا گرہن خسوف مرزا قادیانی کی سچائی کی دلیل ہے کتاب میں دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ کوئی خارق عادات بات نہیں تھی ایسا پہلے بھی ہوتا رہا ہے۔ بہرحال جن حضرات کو اس موضوع سے کچھ دلچسپی ہے وہ یہ کتاب "غازی منجم ۲۲/۹ بنک روڈ صدر راولپنڈی" سے منگوا سکتے ہیں۔ قیمت ۱۸ روپے رکھی ہے۔

دیوان سربازی

مجموعہ کلام و اشعار

حضرت مولانا قاضی عبد الصمد صاحب سربازی مرحوم ریاست قلات بلوچستان میں قاضی کے عہدے پر فائز تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بے پناہ صلاحیتوں سے نوازا تھا وہ ایک بلند پایہ عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ عربی فارسی اور بلوچی زبان کے شاعر بھی تھے۔ "دیوان سربازی" قاضی صاحب مرحوم کی فارسی نظموں کا دیوان ہے جسے ان کے صاحبزادے عبد الستار عارف قاضی نے انتہائی سلیقے کے ساتھ نہ صرف مرتب کیا بلکہ اسے نفیس آفسٹ پیپر پر شائع بھی کرایا ہے۔ کتاب کے شروع میں حمد، نعت، ختم نبوت

باقی ص [illegible]

سعید الرحمٰن اعوان کے قلم سے

اور یہ فیصلہ کرنے والے؟

قرآن و سنت کی روشنی میں ایک تحریر

جنوبی افریقہ کی عدالت عالیہ کے قادیانیوں سے متعلق حالیہ مسلم کش فیصلے نے عدل و انصاف کے مسلمہ بین الاقوامی ضابطوں کو جس انداز سے نقصان پہنچایا ہے وہ یقیناً عدلیہ کا سیاہ ترین باب شمار ہوگا۔ درحقیقت جنوبی افریقہ کا سارا نظام ہی مہذب دنیا میں لائق تنقید اور قابل نفرت گردانا جاتا ہے۔ جہاں آج کی ترقی یافتہ صدی میں آدم کے بیٹوں کو ان کے محض سیاہ رنگت کی بھیانک اور وحشیانہ سزائیں دی جاتی ہیں۔ جس جگہ انسانیت کے بنیادی اور ابتدائی ضابطوں کا جنازہ نکالا جاتا ہو وہاں اسلام کے قوانین فطرت کی مخالفت کسی طور حیران کن نہیں ہے۔

جنوبی افریقہ پر اس وقت سفید فام عیسائی اقلیت کا اقتدار مسلط ہے اور عیسائی یا نصاریٰ کی اسلام دشمنی کبھی بھی محتاج دلیل نہیں رہی۔ قرآن حکیم اور احادیث خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کئی مقامات پر ان کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔

چنانچہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر ۱۲۰ میں ارشاد ہے کہ یہود و نصاریٰ کسی طور پر آپ سے راضی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ آپ ان کے دین کے پیروکار بن جائیں۔ یوں تو مسلمانوں کو کفار سے قلبی تعلق و دوستی سے بالعموم روکا گیا ہے لیکن سورۃ مائدہ کی آیت نمبر ۵۱ میں مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ سے دوستی رکھنے کی صریح مخالفت کی گئی ہے تاکہ اہل کتاب ہونے کی بناء پر انہیں اپنا ہمدرد نہ جانیں جبکہ اس حقیقت کی جانب حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں متوجہ فرمایا ہے۔

فارس (ایران) تو ایک دو ٹکروں میں مسلمانوں کے ہاتھوں مغلوب ہو جائے گا۔ پھر اس کے بعد فارس کا وجود تاقیامت نہیں رہے گا۔ البتہ روم صاحب قرن ہے ایک قرن (عہد و زمانہ) ہلاک ہوگا تو اس کی جگہ دوسرا قرن (زمانہ) لے لے گا۔ (مراد یہ ہے کہ ان سے مقابلہ کا سلسلہ جاری رہے گا)

(ص ۳۰ جلد نمبر ۲ جامع صغیر از سیوطیؒ)

اس ارشاد نبوی کی تشریح حضرت شیخ الہندؒ کے تلمیذ رشید حضرت مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندیؒ نے یوں فرمائی ہے کہ اسلام کو ابتدائے ظہور سے اگرچہ بڑے بڑے دشمنوں سے سابقہ پڑا تھا۔ مشرکین عرب۔ یہود۔ مجوس نصاریٰ سب ہی اسلام کے دشمن تھے۔ اور ہر ایک فرقہ نے اسلام کے مٹانے مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کی کوئی امکانی سعی اٹھا نہ رکھی تھی۔ مگر ہر ایک کی عداوت کا زور و شور ایک وقت محدود تک قائم رکھا۔ اور پھر وہ عداوت مبدل بہ محبت ہو گئی یا اعداء کی قوت و شوکت ٹوٹ کر مقابلہ کی طاقت باقی نہ رہی۔ مشرکین عرب اپنی ساری کوششیں صرف کر چکے اور انجام کار وہی عرب کے مشرک اسلام میں داخل ہو کر خادم دین بن گئے اور عداوت کی جگہ ان کے دلوں میں اسلام کی محبت جاگزیں ہو گئی۔ یہود اپنی تمام تر طاقت اور حیلوں کو صرف کر کے بالآخر مقابلہ سے عاجز آگئے۔ دنیا کی عظیم ترین طاقت یعنی سلطنت کسریٰ کے مٹ جانے سے مجوس کا مقابلہ ختم ہو گیا۔ صرف قوم نصاریٰ اور ان میں سے بھی یورپ کے نصاریٰ کا مقابلہ اسلام سے دائمی رہا۔ اور ہے۔ اور اسی لئے یہ کہنا کہ اسلام کے اصلی دشمن حقیقی عیسائی ہیں بالکل صحیح ہے۔ اسلام کی چودہ صدیوں پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ مسلمانوں کو اس عرصہ میں جس قدر لڑائیاں غیر مذہب والوں سے لڑنی پڑی ہیں۔ ان میں زیادہ تر حصہ مسیحی سلطنتوں کا ہے۔

(صفحہ نمبر ۱۵۳، ۱۵۴ جلد اول دستاویزات مرکزی اجلاس ہائے عام جمعیت علماء ہند، مطبوعہ قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت اسلام آباد۔)

مولانا ممدوح نے جن لڑائیوں کا حوالہ دیا ہے ان میں نور الدین زنگیؒ اور صلاح الدین ایوبیؒ کے زیر قیادت مسلمانوں سے لڑی گئی صلیبی جنگیں اور خلافت عثمانیہ کے خلاف یورپ کی جنگیں لائق ذکر ہیں۔ جیسا کہ بتلایا گیا ہے کہ قادیانیوں کو مسلمان قرار دینے والا جج یہودی مذہب کا ہے تو حقیقت یہ ہے کہ آج یہود کو جو عروج حاصل ہے اور غاصب صیہونی حکومت کے ہاتھوں عالم عرب عالم اسلام اور تیسری دنیا کے ممالک پریشان ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اسرائیل کا قیام یہودیوں کے زور بازو کا نتیجہ نہیں بلکہ برطانیہ اور امریکہ کی ملی بھگت کا ثمرہ ہے جو عیسائیت کے بنیادی مراکز کے حامل ممالک ہیں۔

قرآن حکیم میں یہود کے متعلق ارشاد ہے کہ ان پر جہاں کہیں پائے جائیں ذلت لازم کر دی گئی۔ بجز اللہ کی دستاویز کے (یعنی اسلام قبول کر کے اس ذلت سے چھٹکارا پائیں) اور لوگوں کی دستاویز (کہ مسلمانوں یا کسی اور ملت کے معاہد بن کر اس کی پناہ میں آجائیں) اور انہوں نے خدا کا غضب کمایا اور ان پر محتاجی مسلط کر دی گئی۔

(آیت نمبر ۱۱۲ سورہ آل عمران)

گویا یہود پر عمومی طور سے ذلت و مسکنت مسلط کر دی گئی ہے اور اس سے نجات کے دو ہی راستے ہیں یا تو اسلام قبول کر کے صحابی رسولؐ حضرت عبداللہ بن سلام

رضی اللہ عنہ کی مانند عزت و علو شان سے سرفراز ہوں ۔ بصورت دیگر کسی ملت کی پناہ حاصل کریں ۔ ماضی میں وہ مسلمانوں کی رعیت میں رہے اور تاریخ بتاتی ہے کہ ان کے مسلمانوں سے اسی تعلق کے سبب ان پر عیسائیوں کا عتاب بھی نازل ہوا اور اب وہ نصاریٰ کی آغوش میں اسرائیل قائم کیے ہوئے ہیں جس کے بقا کے لیے امریکہ و یورپ آئے دن انسانیت کش اقدامات میں مصروف رہتے ہیں۔

سورۃ مائدہ کی ایک آیت سے بظاہر یہ ضابطہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ یہود و مشرک تو مسلمانوں سے عداوت میں شدید ہوتے ہیں جبکہ نصاریٰ مسلمانوں سے باعتبار دوستی کے قریب ہوتے ہیں لیکن امام ابوبکر رازی جصاص نے اس کو مبنی بر جہالت قرار دیا ہے نیز خود آیات قرآنی سے اس کی تائید نہیں ہوتی چنانچہ ارشاد ربانی ہے کہ

آپ لوگوں کا تمام لوگوں میں سے سب سے زیادہ دشمن یہود اور مشرکین کو پائیں گے ۔ اور مسلمانوں کی محبت میں سب سے زیادہ دشمن ان لوگوں کو پائیں گے جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ ہیں یہ اس لیے کہ نصاریٰ میں علماء اور درویش ہیں اور یہ کہ وہ تکبر نہیں کرتے اور جب وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی آیات سنتے ہیں تو آپ ان کے حق پہچاننے کے سبب ان آنکھوں کو آنسوؤں سے ابلتا ہوا دیکھتے ہیں جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ! ہم ایمان لے آئے لہٰذا ہمیں ماننے والوں کے ساتھ لکھ ۔ اور ہمیں کیا ہوا کہ اللہ پر اور اس حق پر جو ہمیں پہنچا ہے ۔ ایمان نہ لائیں اور اس کی توقع نہ رکھیں کہ ہمارا رب ہمیں نیکو کاروں کے ساتھ (جنت میں) داخل کرے گا۔ پس اللہ نے ان کے اس کہنے پر ایسے باغ بدلے میں دیے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ جن میں رہا کریں گے اور یہ نیکو کاروں کا بدلہ ہے ۔ (آیات ۸۲ تا ۸۵ سورۃ مائدہ)

ان آیات کی تفسیر میں حضرت شیخ الہندؒ کے شاگرد رشید حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ نے جو حقائق رقم فرمائے ہیں ان میں سے ایک اقتباس درج ذیل ہے ۔

ہجرت سے کئی سال بعد (بادشاہ حبشہ نجاشیؒ نے) ایک وفد جو ستر عیسائیوں پر مشتمل تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روانہ کیا ۔ یہ لوگ جب مدینہ پہنچے اور قرآن کریم کے سماع سے لطف اندوز ہوئے تو کلام الٰہی سن کر وقت گریہ و بکا ہو گئے ۔ آنکھوں میں آنسو اور زبان پر ربنا آمنا یہ کلمات جاری تھے ان آیات میں اسی جماعت کا حال بیان فرمایا ہے قیامت تک کے لیے کوئی خبر نہیں دی گئی کہ ہمیشہ عیسائیوں اور یہود و مشرکین وغیرہ کے تعلقات کی نوعیت اسلام و مسلمین کے ساتھ یہی رہے گی ۔ آج جو لوگ عیسائی کہلاتے ہیں ان میں کتنے قسیسین (علماء دین) رہبان (زاہد و درویش) اور متواضع و منکسر المزاج ہیں اور کتنے ہیں جن کی آنکھوں سے کلام الٰہی سن کر آنسو ٹپک پڑتے ہیں ۔ جب اقربهم مودة (مسلمانوں کی محبت میں سب سے قریب) کی علت ہی جو ذلك بان منهم قسيسين (ان میں علماء دین وغیرہ ہیں) سے بیان کی گئی موجود نہیں تو معلول یعنی "قرب مودت" کیونکر موجود ہوگا ۔ بہر حال جو اوصاف عہد نبوی کے عیسائیوں اور یہود و مشرکین کے بیان ہوئے وہ جب کبھی اور جہاں کہیں جس مقدار میں موجود ہوں گے اسی نسبت سے اسلام و مسلمین کی محبت و عداوت کو خیال کر لیا جائے ۔

الحاصل جنوبی افریقہ کی عدالت کا فیصلہ مسلمانوں کے لیے قطعی خلاف توقع نہیں کہ وہاں کی انتظامیہ اور عدلیہ کے ارکان کے ہم مذہب گروہوں کی تاریخ ہی اسلام دشمنی سے عبارت ہے اور اسی حقیقت کے پیش نظر مسلمانوں نے اس عدالت کو اپنے معاملات میں فیصل ماننے سے انکار کرتے ہوئے اس کا بائیکاٹ کیا ۔

عدالت نے اخباری بیان کے مطابق اپنے فیصلے کی بنیاد ایک مجہول شخص کے انفرادی اور دروغ آمیز بیان پر قائم کرکے عدلیہ کے مسلمہ اصولوں کو محض اسلام دشمنی میں جس انداز سے پامال کیا ہے اس سے قرآن حکیم اور سنت نبوی کے احکامات کی تا قیامت ابدیت بالفاظ دیگر عقیدۂ ختم نبوت کی حقانیت بھی آشکارا ہوتی ہے جن کے مطابق یہود و نصاریٰ محض عہد اول میں دشمن اسلام نہ تھے بلکہ ہمیشہ رہیں گے ۔

بقیہ : پیاس امار یاں

کو بقول مرزا کافر بلکہ اکفر قرار دیا تھا اور اسی کفریہ عقائد و نظریات سے مطابق پاکستان کے آئین میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیکر ۱۹۸۴ء میں قانونی آرڈیننس کے نفاذ کے ذریعہ ان غیر مسلم مرزائیوں کی کفریہ ارتدادی سرگرمیوں پر تین سال قید اور جرمانہ کی سزا کا اعلان کیا گیا۔

اور اسی سال اسلام آباد میں بین الاقوامی ختم نبوت کانفرنس میں عالم اسلام کے نمائندگان نے ممالک اسلامیہ سے اپیل کی کہ وہ مرزائیت کے کفریات پر مکمل پابندی عائد کر کے مرزائیت کو ختم کرنے کی جدوجہد کریں ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے قائد و امیر مرکزی شیخ المشائخ پیر طریقت مرشد العلماء و الصلحاء الحاج حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ العالی کی قیادت میں پوری ملت اسلامیہ کے تعاون سے مرزائیت کو نیست و نابود کرنے کی جدوجہد میں عملی طور پر مصروف ہیں ۔ اور یقین کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور مسلمانوں کے مکمل تعاون سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (جس کا مرکزی دفتر ملتان پاکستان میں ہے) اپنے مشن میں کامیاب ہوگی ، انشاء اللہ تعالیٰ ۔

بقیہ : اخبار ختم نبوت

رشید احمد مرتد قادیانی کو ہٹایا جائے

تعلیم الاسلام ہائی اسکول محمد آباد ننڈو الہی اسٹیشن تعلقہ ٹمرکوٹ ضلع تھرپارکر کے ہیڈ ماسٹر رشید احمد ریحان پرجوش قادیانی مبلغ ہے ۔ یہ یہاں اسکول کے طلبہ میں قادیانیت کے جراثیم پھیلا رہا ہے اور بچوں کو ورغلاتا ہے ۔ حکومت سے مطالبہ ہے کہ اس کو جلد از جلد یہاں سے ہٹایا جائے ۔

مجلس تحفظ ختم نبوت چک ۷۱ جنوبی کا قیام

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) مورخہ ۱۷ جنوری ۸۶ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز عشاء جامع مسجد ختم نبوت چک ۷۱ جنوبی ضلع سرگودھا میں ایک اجتماع زیر صدارت منظور احمد صاحب منعقد ہوا جس میں مرزائیوں کی شرانگیز کارروائیوں کا نوٹس لینے کے لیے مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام سے ایک تنظیم کا قیام عمل میں لایا گیا جس میں بالاتفاق مندرجہ ذیل عہدیداروں کا چناؤ کیا گیا سرپرست حاجی محمد شفیع صاحب بانٹھ، صدر محمد یوسف صاحب کھرل نائب صدر الطاف حسین باجوہ صاحب ناظم اعلیٰ قاری محمد عبدالخالق صدیقی صاحب، ناظم نشر و اشاعت قمر الزمان وڑائچ نمبردار، خزانچی محمد اسلم صاحب فاروقی سیکرٹری خالد محمود شاھین۔

بقیہ :۔ قادیانی کی بیعت

(ترجمہ) اس قوم کی جڑ کاٹی گئی جو ایمان نہیں لاتے۔

یہ معاملہ ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ لاہوری اور قادیانی مرزائیوں کے مجدد اور نبی کو تو یہ الہام ہو رہا ہے کہ جو قوم مجھ پر ایمان نہیں لاتی اس قوم کی جڑ کاٹی گئی۔ یعنی وہ قوم نیست و نابود ہو جائے گی، مرزا قادیانی تو اپنے منکرین کو تباہ و برباد کرنے کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں لیکن ان کے مرید ہیں کہ آئے دن اپنی تقریر و تحریر میں عامۃ المسلمین کی بہتری اور ہمدردی کے راگ الاپتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ گرو اور چیلوں کی اس متضاد روش سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ یا تو مرزا کے قادیانی اور لاہوری مریدوں کو مرزا کے الہامات پر یقین نہیں۔ اور اگر الہامات پر یقین ہے تو محض زبان سے دکھاوے اور نمائش کے لیے مسلمانوں کی ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے تاکہ اس ہمدردی کی آڑ لے کر مسلمانوں کی جیبوں سے ان کی سنہری اور روپہلی اغراض پوری ہو سکیں اور مسلمانوں کے روپے سے ان کے

خزانہ کی رونق بڑھتی ہے۔ اسی مضمون کو مرزا قادیانی نے دوسری جگہ واضح کیا ہے۔

"خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ" (اشتہار جس کا ضمیمہ مندرجہ البشریٰ ص ۴۵)

اس عبارت میں بھی مرزا قادیانی نے کھلے الفاظ میں اشتہار دے دیا ہے کہ مسلمانوں میں سے جو میری بیعت نہ کرے گا۔ وہ کاٹا جائے گا۔ یعنی تباہ و برباد اور نیست و نابود ہو جائے گا۔

لاہوری مرزائیو! تم بلا خوف لومۃ لائم دو لفظ جواب دو۔ کہ تمہارا بھی اس پر ایمان ہے یا نہیں؟۔

بقیہ :۔ افغان حکومت

صاحبزادوں کے ہاتھوں کوئی خوشحالی نظر آئے گی بلکہ تم تمام اسلامی سلطنت میں مخالف علماء کے فتوؤں کی رو سے واجب القتل ٹھہر چکے ہو"

تیسرا قادیانی مبلغ

۱۹۲۳ء میں جب امیر امان اللہ خاں کی افغانستان میں فرمانروائی تھی ایک اور قادیانی مبلغ نعمت اللہ کو ارتداد اور مخالفت جہاد میں پکڑا گیا۔ پہلے دو مبلغوں کی طرح اسے بھی حاکم وقت کی طرف سے سنگسار کرنے کا حکم ملا۔

چوتھا قادیانی مبلغ

۱۹۳۹ء میں افغانستان کے اندر ولی داد خان قادیانی مبلغ کو خود اس کے چچا زاد بھائی اور سالے نے اس پر گولیوں کے متواتر تین چار وار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا۔ اس قادیانی مبلغ کے قتل کا واقعہ مولوی دوست محمد شاہد نے تاریخ احمدیت کے صفحہ ۵۸۰ پر لکھا ہے۔

۷ فروری ۱۹۵۳ء کو موچی دروازہ لاہور کے ایک جلسہ عظیم میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فتنہ مرزائیت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس فتنہ کی پرورش برطانیہ نے کی

اور کی بھی ہندوستان میں۔ اگر ہوتا افغانستان تو اس فتنہ کا کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ امیر حبیب اللہ خاں پر خدا تعالیٰ کی ہزار ہزار رحمت ہو جس نے افغانستان کی حدود میں اس فتنہ کو داخل نہ ہونے دیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے امیر حبیب اللہ خاں کو خط لکھا کہ تم مجھ پر ایمان لاؤ۔ امیر حبیب اللہ خاں نے مرزا غلام احمد کو جواب دیا "ایتھے آ جاویں" (یہاں آؤ) غلام احمد وہاں کیسے جاتا۔ اگر چلا جاتا تو۔

بقیہ :۔ آپ کے مسائل

رشتہ داروں کو زکوٰۃ دینا صحیح ہے جبکہ وہ مستحق ہوں، بھائی، بہن، تایا، ماموں، سالا، بہنوئی، بھتیجا، بھانجا سب کو دے سکتے ہیں۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ اگر کسی عورت کا شوہر اپنی بیوی کو باقاعدہ خرچ نہیں دیتا ہے اور گھر کے خرچ کے لئے جو رقم دیتا ہے وہ رات کو گھر آ کر اپنی بیوی سے پورے دن کا حساب پوچھتا ہے کہ تم نے کیا سودا منگایا اور آج کا خرچ کیا ہے بیوی جو خرچ کرتی ہے اس سے دو تین روپے بڑھا کر شوہر کو بتا دیتی ہے مثلاً اس نے ۱۰ روپے خرچ کئے اور شوہر کو بارہ بتائے تو اس جھوٹ پر بیوی گنہگار ہوگی یا نہیں کیونکہ یہ بحث ہم تین چار عورتوں میں کافی دن سے چل رہی ہے میرا کہنا یہ ہے کہ اگر عورت جھوٹ بول کر زیادہ روپے وصول کرے گی تو گنہگار ہوگی جبکہ دوسری کا کہنا ہے کہ وہ اپنے شوہر سے جھوٹ بول کر لے یا بغیر پوچھے جیب سے نکال لے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کیا یہ صحیح ہے!۔

ج :۔ اگر شوہر عورت کے ضروری اخراجات میں بخل کرتا ہے تو وہ اس سے چھپا کر بقدر ضرورت لے سکتی ہے اور گنہگار نہیں ہوگی اور اگر وہ ضروری اخراجات میں بخل نہیں کرتا بلکہ عورت کی فضول خرچی کو روکنے کے لئے اس سے حساب طلب کرتا ہے تو اس صورت میں اس کا چھپانا جائز نہیں۔ اور وہ گنہگار ہوگی۔

مرزا کذّاب

کی ۵۰ الماریوں میں سے ۵۰ عنوان

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی اور جماعت مرزائیہ کی اپنی مصدقہ تحریروں میں مرزا غلام قادیانی کے متعلق بہت کچھ موجود ہے۔ درج ذیل چند ایک وہ تحریریں ہیں جس سے عنوان قائم کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کی جاہلیت و کذابیت پر ان ہی تحریروں کے ذریعہ مرزائیت کے صحیح خدوخال پیش کیے جا سکتے ہیں۔ ان عنوانات کے مطالعہ کی قارئین کو دعوت دی جاتی ہے ملاحظہ فرمائیں کس قدر دلچسپ عنوان ہیں۔ مرزا جی نے فرمایا کہ:

(۱) "میں انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہوں"

(۲) "میں حکومت برطانیہ کا جاسوس اور ایجنٹ ہوں"

(۳) "میں ممانعت جہاد اور انگریزی حکومت کی حمایت میں پچاس الماریوں کا مصنف ہوں"

(۴) "میرے اسلام کے دو حصے ہیں ایک خدا کی اطاعت اور دوسرا حکومت برطانیہ کی اطاعت"

(۵) گورنمنٹ برطانیہ جماعت احمدیہ (مرزائیہ) کی ڈھال ہے (۶) گورنمنٹ برطانیہ جماعت احمدیہ مرزائیہ کی تلوار ہے (۷) "سلسلہ احمدیہ مرزائیہ اور برٹش گورنمنٹ کے باہمی مفادات ایک دوسرے سے وابستہ ہیں" (۸) "برٹش گورنمنٹ جماعت مرزائیہ احمدیہ کے لئے فضل ایزدی اور سایہ رحمت ہے اسی کی ہستی کو وہ اپنی ہستی خیال کرتے ہیں" (۹) "مرزا قادیانی پلومر کی دکان سے ٹانک وائن (ایک قسم کی شراب) منگوا کر استعمال کیا کرتے تھے" "مرزا غلام احمد قادیانی بسی ترنگ میں غیر محرم عورتوں سے اپنا جسم دبوایا کرتے تھے (۱۱) ایک کنواری لڑکی عائشہ بیگم کافی عرصہ تک مرزا جی کی خدمت کرتی رہی اور مرزا جی کے پاؤں دبایا کرتی تھی۔ (۱۲) مرزا جی کو دق وسل کی بیماری بھی تھی۔ (۱۳) مالیخولیا بھی تھا۔ (۱۴) مراقی بھی تھے (۱۵) دوران سر بھی تھا (۱۶) ہسٹریا کا مرض بھی تھا (۱۷) عصبی کمزوری بھی تھی (۱۸) حافظہ کی خرابی (۱۹) قولنج بھی ہوا (۲۰) ذیابیطس کا مریض بھی تھا (۲۱) دن میں سو سو مرتبہ مرزا جی پیشاب کیا کرتے تھے (۲۲) جسم کے اوپر کے حصے اور جسم کے نچلے حصے کے امراض میں بھی مبتلا تھے (۲۳) گڑ اور مٹی کے ڈھیلوں (۲۴) نمک اور شکر (۲۵) دائیں اور بائیں کی تمیز سے بھی محروم تھے (۲۶) بدکردار (۲۷) بداخلاق (۲۸) بدگفتار (۲۹) اور وعدہ خلاف بھی تھے (۳۰) محترمہ محمدی بیگم کے عشق میں گرفتار اس منکوحہ آسمانی کے فراق میں نامراد آنجہانی ہو گئے۔ (۳۱) مرزا جی کے حامی یلاش خدا نے مرزا سے قوت رجولیت کو سلب کر لیا تھا۔ (۳۲) مرزا جی کو حیض بھی آتا تھا (۳۳) حمل بھی ہوا تھا۔ (۳۴) اور دردِ زہ کی تکلیف بھی ہوئی تھی (۳۵) مرزا جی کو دورے بھی پڑتے تھے جس کے باعث رمضان کے روزے بھی نہیں رکھا کرتے تھے (۳۶) افیون کا استعمال بھی کیا (۳۷) سنکھیا بھی کھایا کرتے تھے (۳۸) بیوی نصرت بیگم کو بے پردہ سیر کرایا کرتے تھے شرعی پردہ کے قائل نہ تھے (۳۹) مرزا کی بیگم نصرت دائم المریض تھی (۴۰) امراض رحم اور مرض جگر میں بھی مبتلا تھی (۴۱) مرزا جی کی ایک خاص گالی ذریۃ البغایا کنجری کی اولاد کتب میں مل سکتی ہے (۴۲) مرزا کا نام سندھی تھا (۴۳) امین الملک جے سنگھ بہادر بھی مرزا کا نام تھا (۴۴) کرشن گوپال بھی مرزا جی تھے (۴۵) ذو سوندری بھی مرزا کا مشہور نام تھا (۴۶) مرزا کرشن کلنگ اوتار نام بھی رکھتا تھا (۴۷) مرزا کے کذاب فرشتے کا نام "ٹیچی ٹیچی" تھا (۴۸) مرزا کذاب تھا (۴۹) دجال بھی تھا (۵۰) مرزا غلام احمد قادیانی انسان کی اولاد نہ تھا اس سلسلہ میں مرزا کی کتاب درثمین کا یہ شعر ملاحظہ کیجیے:

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اس شعر میں بانگ دہل اعلان کر دیا کہ میں انسانوں کی جائے نفرت ہوں اور انسانیت کے لئے باعث شرم ہوں آدم زاد (انسان کی اولاد) نہیں ہوں۔

اگر کوئی مرزائی غیر مسلم اس شعر کی صحیح تشریح کر کے مرزا قادیانی کی اصلیت سے آگاہ کرے گا تو اس کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ اس غیر مسلم مرزا کے پیروکار کو ایم احمد غیر مسلم کے والد مرزا بشیر احمد غیر مسلم کی کتاب سیرت المہدی اور مرزا قادیانی کے سسر کی کتاب حیات ناصر سے مرزا کی پیدائش سے آنجہانی ہونے کا مصدقہ تبرک پیش کیا جائے گا اور رسالہ قادیانی مرزائیوں کی کتاب تذکرۃ المہدی کی وہ عبارت جو قادیانی صاحب کی سیرت کے سلسلہ میں جلی حروف سے لکھی ہوئی ہے پیش کی جائے گی تاکہ مرزائیوں کو آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور حاصل ہو جائے۔

کوئی ہے مرزائی غیر مسلم مائی کا لال جو یہ انعام حاصل کرنے کی جرأت کر سکے؟ کیونکہ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی۔ ان مندرجہ بالا پچاس عنوان کے علاوہ مرزا کی پچاس الماریوں میں سینکڑوں اس قسم کے عنوانات دستیاب ہو سکتے ہیں، جن میں سرِ عزت اللہ تعالیٰ جل مجدہ کی شان اقدس میں گستاخیاں، انبیاء علیہم السلام خصوصاً خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر و منور میں بے ادبی، صحابہ کرامؓ اہل بیت عظامؓ اور اولیاء امت اور شعائر ملت اسلامیہ کے متعلق نہایت ہی مخش اور فحش قسم کی بدکلامی کرنے سے عظیم کفریہ عنوان موجود ہیں جن کی بنا پر پوری ملت اسلامیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی

باقی ص ۲۹ پر

WEEKLY **KHATME-NUBBUWAT** KARACHI
Registered S. No. 3221

لٹریچر کی اشاعت میں حصّہ لیجئے

اندرون و بیرون ملک سے مسئلہ ختم نبوت اور ردقادیانیت کے موضوع پر لٹریچر کی شدید مانگ ہے اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے ۔ جب سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنی سرگرمیوں کا دائرہ پوری دنیا میں پھیلایا ہے ـــــ مرکزی دفتر ملتان اور کراچی دفتر میں بیرون ملک سے لاتعداد خطوط موصول ہو رہے ہیں جن میں انگریزی اور عربی میں لٹریچر کا تقاضا ہوتا ہے ۔

الحمدُ للہ ـــ ہم ان تمام تقاضوں کو پورا کرنے میں کامیاب ثابت ہوئے ہیں ۔ اس وقت اللہ کا شکر ہے ہم نے مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب کوئی خطہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں ہم نے اپنا لٹریچر نہ پھیلایا ہو، ہمارے لٹریچر کی ترسیل ہوائی ڈاک سے ہو رہی ہے جس پر بڑی رقم خرچ ہوتی ہے اس کے علاوہ بیرون ملک جانے والے مسافروں کے ذریعہ بھی بہت سارا لٹریچر بھیجا جا رہا ہے ۔

اس وقت انگریزی اور عربی میں زیادہ سے زیادہ لٹریچر شائع کرنے کی اشد ضرورت ہے ۔
عربی اور انگریزی میں شعبہ تصنیف و تالیف کا بھی منصوبہ ہے جس کے لیے بھی فنڈ کی اشد ضرورت ہے ۔

لہٰذا ہم پوری امت کے اہل خیر سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہمارے "اشاعت فنڈ" میں دل کھول کر عطیات دیں تاکہ دنیا کے چپے چپے میں ہم لٹریچر پہنچا سکیں ۔

رقوم بھیجنے کے لئے

عالمی مرکزی دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ۔ ملتان فون ـــ 76338

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

پرانی نمائش ۔ کراچی م۳ ، پاکستان ـ فون ـــ ۷۱۱۶۷۱

کراچی میں "رقوم" براہ راست بنک میں بھی جمع کرا سکتے ہیں ۔

(۱) الائیڈ بنک آف پاکستان، بنوری ٹاؤن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۲

(۲) الائیڈ بنک آف پاکستان، کھوڑی گارڈن برانچ کراچی کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۷۵۹